جڑی بوٹیاں

مصنفہ

حکیم الملک قاضی غلام محی الدین اخگر

جڑی بوٹیاں

جسکو

حکیم الملک قاضی غلام محی الدین اخگر۔ ایڈیٹر رسالہ العزیز
مصنف کتب متعددہ اور ناظم مدرسہ محی الدین بٹالہ

نے تحریر فرمایا۔ اور

میاں سلطان احمد وجودی پبلشر

نے

مصنف کی اجازت سے

(ثنائی برقی پریس امرتسر میں باہتمام ابو رضا عطاء اللہ پرنٹر چھپا)

قیمت ۴ر
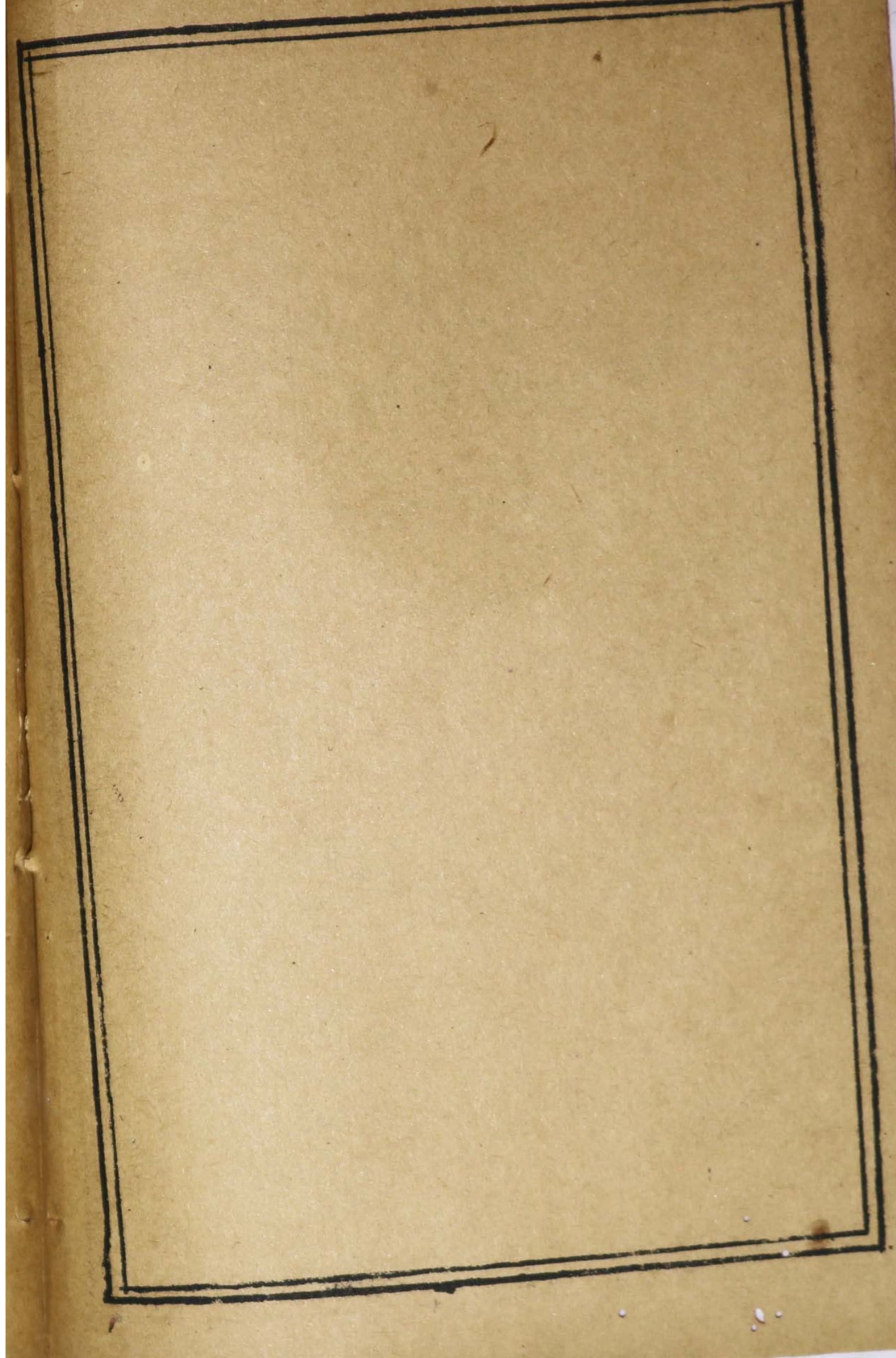
میں اس اپنی ناچیز تصنیف کو
ملک کے اُن غریب و نادار
باشندوں کے نام معنون کرتا
ہوں۔ جو بڑے بڑے مشہور اور
قابل طبیبوں سے اپنی ناداری
کی وجہ سے فائدہ حاصل نہیں
کر سکتے۔

انگر صدیقی
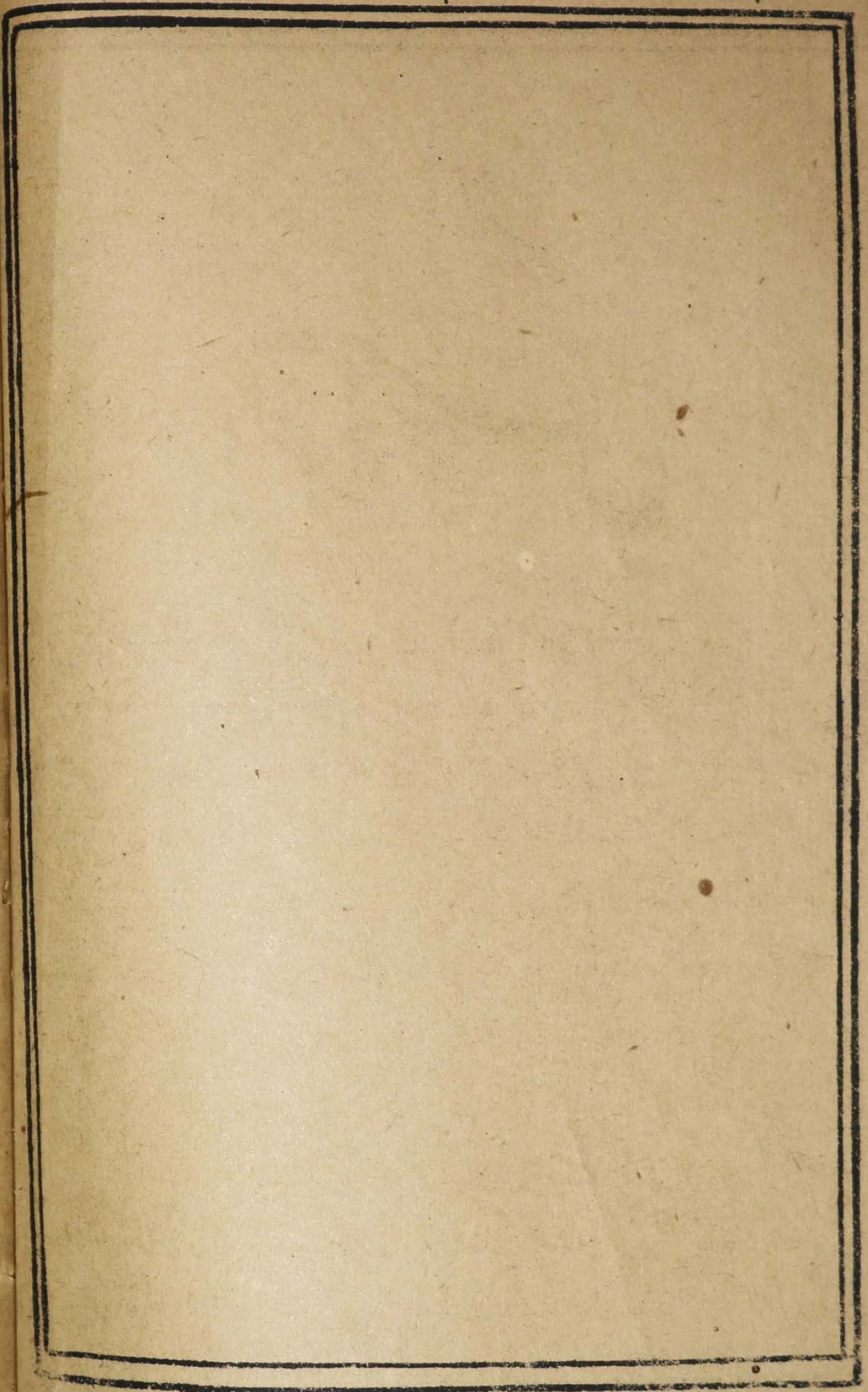
قدرت نے جنگلوں۔ میدانوں اور پہاڑوں میں جو ہزارہا
مختلف قسم کے درخت و بوٹیاں مثل انگور۔ کھجور۔ زیتون۔ نیم۔ شیشم
تلسی۔ سیب۔ آک۔ ڈھاک پیدا فرمائے ہیں۔ یہ محض بیکار شے
نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ذریعے انسان کو بیشمار فائدے پہنچ رہے ہیں۔
قدرت نے ہر ایک درخت یا بوٹی کو بجائے خود ایک شفاخانہ بنایا
ہے۔ حکمت کی کتابوں کو اٹھا کر دیکھو تو معلوم ہوگا۔ کہ ہر ایک درخت
یا بوٹی اکثیر صفت چیز ہے ٭

غرضیکہ جملہ درختوں۔ بوٹیوں کے پھل پھول۔ میوے۔ برگ۔
چوب۔ چھال۔ حبوب یعنی دانہ ہائے وغیرہ جتنے حواس باصرہ۔ شامہ
ذائقہ کو نفرت نہ ہو اپنے بے شمار فوائد کے علاوہ انسانی صحت کے لیے
بطور غذا دوا از حد مفید ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے مذکورہ بالا حقیقتوں

کی تصدیق میں ارشاد فرمایا ہے*

"پھر ہم نے اگایا اس میں اناج اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے اور چارہ تمہارے اور تمہارے چوپاؤں کے فائدے کے لیئے"۔

لہٰذا پبلک کے فوائد کی غرض سے چند ایک مفید عام اور مشہور درختوں و بوٹیوں کے افعال و خواص معہ ترکیب استعمال ہدیۂ ناظرین ہیں*

گر قبول افتد زہے عز و شرف

۵ نومبر ۱۹۱۴ء } قاضی غلام محی الدین اخگر
بٹالہ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

جڑی بوٹیاں

گاجر گاجر کو تنور میں بھونکر اُوپر کا باریک چھلکہ دور کرکے اندر سے گاجر کی گٹھلی جسکو ہڈی بھی کہتے ہیں۔ نکالکر گاجر کے ٹکڑے کرکے رات کو شبنم میں رکھیں۔ صبح بید مشک اسپر چھڑک کر قند سفید سے کھائیں تو خفقان خواہ کیسا ہی ہو بالکل دُور ہو گا۔

لسوڑا لسوڑا کی کونپل گھونٹ کر پلانے سے بار بار پیشاب آنے کو فائدہ دیتا ہے

کیسر کیسر کی ایک تار اگر احلیل میں رکھی جاوے۔ تو پیشاب کا ادرار ہو

عاقرقرحا عاقرقرحا پیسکر زبان پر ملنے سے لکنت دُور ہو جاتی ہے

مہندی مہندی کا پھول کپڑوں میں رکھنے سے کرم مرجاتے ہیں۔

لیموں کاغذی لیموں کے بیج بھونکر دینے سے دست وقے بند ہو گی۔

ریٹھہ ریٹھہ کو پانی میں ترکرکے سونگھا جاوے تو ادہاسیسی دور ہوتی ہے۔

کھرنی تخم کھرنی کا مغز نکالکر پانی میں پیسکر۔ اور سورج چڑھنے سے اول اول (کہ ابھی دورہ درد کا شروع نہ ہوا ہو) سوراخ بینی مخالف میں اس کے دو تین قطرے ٹپکائیں۔ ایک وقت میں تین عدد مغز کھرنی درکار ہیں۔ نسوار لینے سے آنکھ اور ناک سے پانی جاری ہوگا۔ اسی طرح چند بار استعمال کرنے سے ادہاسیسی دور ہوگی ۔

ہل ہل ہلہل کے پتوں کا پانی نچوڑ کر چند قطرے کان میں ڈالنے سے درد کان دُور ہو۔ اور اس کے پتوں کے جوشاندے سے استنجا کرنے سے بواسیر خونی دور ہو

نک چھکنی اس کے سونگھنے سے چھینک آتی ہے۔ ایک ماشہ قدرے گڑ میں ملا کر کھانے سے ناف اپنی اصلی جگہ پر آجائیگی ۔

نارنگی نارنگی کا چھلکا سکھا کر لگانا کلف و بہق کو مفید ہے

مہوہ اس کا پھول دودھ بہت پیدا کرتا ہے۔ مہوہ اور کچلہ ملاکر سانپ کے کاٹے کو مفید ہے ۔

مور پھنگی مور پھنگی کے پتے مرچ سیاہ ملا کر پینے سے فصل خریف کے بخار کو دور کرتے ہیں ۔

ملٹھی سینہ اور حلق کو نرم کرتی ہے۔ کھانسی کو مفید ہے۔ اس کو چھیلکر استعمال میں لانا چاہئے۔ کیونکہ اسپر سانپ عاشق ہے

لپٹ جاتا ہے۔ اور چاٹتا ہے۔

مکوا۔ مواد کو پکاتی ہے۔ اندر کو دباتی ہے۔ لطیف کرنی۔ قابض۔ حرارت۔ اور پیاس کو تسکین دیتی ورم کو تحلیل کرنی آنت کو صاف کرتی۔ اس کا پانی اندرونی گرم ورم کو مفید۔ ورم معدہ گٹھیا کو مفید۔ معدہ کی جلن کو دور کرتی۔ استسقاء حادہ کو مفید۔ امراض مقعد اور یرقان کو مفید۔

آلو بخارا۔ آلو بخارا سرد تر ہے۔ دوسرے درجہ میں۔ آلو بخارا تپش سوزش معدہ اور دل کو ساکن کرتا ہے۔ قاطع صفرا اور دست کم لاتا ہے۔ اس کا گوند تلطیف اور تقطیع صفرا کرتا ہے۔ سرکہ کے ہمراہ داد کو نافع۔ مقوی بصر۔ سنگ گردہ و مثانہ کو توڑتا ہے زخموں میں گوشت پیدا کرتا ہے۔ برگ آلو بخارا سے کلی کرنا مانع نزلہ ہے۔

پالک۔ پالک عمدہ سرد غذا ہے۔ سینہ پھیپھڑا کی حرارت کو نافع ہے۔ درد پشت دور ہوتی اور قبض کھلتا ہے۔

آملہ۔ حرارت خون کو بجھاتا ہے۔ فہم کو صاف کرتا۔ بالوں کو بڑھاتا ہے۔ دل اور آنکھ کو قوی کرتا۔ بھٹو کو نافع۔ بھوک لگاتا اور قابض معدہ ہے۔

شوکران۔ یہ ایک پودہ ہے۔ جو کہ سونف کی ہم شکل ہے۔ پھول اس کا سفید ہوتا ہے۔ ریتلی زمینوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ بو علی سینا

لکھتے ہیں۔ کہ اس کا پودہ معہ شاخوں کے اور پتوں اور پھولوں کے کچل کر پانی اس کا نکالیں اور موچنے سے بال اُکھیڑ کر طلا کریں تو عمر بھر وہاں بال نہ نکلیں گے۔ اگر بالغ لڑکیاں اسکو چھاتیوں پر ضماد کریں تو پستان بڑے نہ ہوں گے۔

مولی جس شکل وصورت کی مولی پیدا کرنا چاہو۔ اسی طرز کی ایک لکڑی بڑھئی سے بنوالو اور اسے میخ وکھونٹی کی طرح زمین میں گاڑ کر کچھ دیر بعد نکال لو۔ وہاں تخم مولی بو دو۔ ویسی ہی مولی پیدا ہو گی۔ اس خول میں کچھ خشک گوبر بھی ڈال دینا چاہئے۔ اگر تخم مولی کو تین دن تک کھجور سبز کے پانی میں اور ایک دن شہد میں گھبو کر بوئیں تو اس کی بدبو بھی دُور ہو جائے۔ اور بہت میٹھی ہو جائے ✣

مولی کاٹ کر بھیور کھدیں تو فوراً مر جائے۔ یونہی جس نے مُولی کھائی ہو۔ اس کو بچھو کاٹ کھائے تو زہر مطلقاً اثر نہیں کرتا۔

گرمی سے دردِ سر کا عارضہ ہو تو مولی کے پانی سے سر کو دھونا چاہئے۔ فی الفور آرام ہو گا ✣

سپیرے کے پٹارے میں اگر مولی اور نوشادر کھرل کر کے مل دیں۔ تو اس کے تمام سانپ مر جائیں گے ✣

مولی کا شیرہ گنج کو درست کرتا ہے۔ جہاں بال نہ پیدا ہوں۔ روز سرہ ضماد کرد۔ ضرور بال پیدا ہونگے۔

زیرہ سیاہ کبوتروں کو یہ بہت پیارا ہے۔ جہاں پر زیرہ

پیس کر پھیلا دیں۔ کبوتر اس جگہ کو نہ چھوڑیں گے۔ زیرہ رگڑ کر اس کے پانی میں منہ دھوئیں۔ تو سیاہی چہرے کی دُور ہو کر رنگت خوبصورت اور نکھری ہوئی نکل آتی ہے۔ لیکن لگاتار بہت دن تک استعمال کریں تو چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

سرکہ میں پیس کر لخلخہ کرنے سے نکسیر فوراً بند ہو جاتی ہے۔ اگر زیرہ اور نمک پانی میں پیس کر ٹکیہ بنا کر آرد میدہ کی بوریوں میں یا کھلی اشیا میں رکھدیں تو وہ میدہ عرصہ دراز تک خراب نہ ہوگا۔ کسی قسم کا دیمک یا مورچہ اس کے نزدیک تک نہیں آئیگا۔

تفاح یہ بہت بڑا درخت ہے۔ فارسی میں اسکو شاہترج کہتے ہیں۔ اس کے پتے برنگ سفید ہوتے ہیں۔ اگر اس کے پتوں کے ہموزن گندھک ملا کر کوئی دیگچی وغیرہ بنائیں اور اسمیں کھانا پکائیں۔ تو آگ پر ہرگز نہ جلیگا۔ اور پکا ہوا کھانا درد مفاصل خنازیر کو آناً فاناً دور کرے گا۔

اجوائن اگر جاڑے کے موسم میں نر بکروں کو کھلائیں۔ کہ ریوڑ میں بکریوں کے گبھن کرنے کو رکھے ہوئے ہیں۔ تو ان کی طاقت بہت بڑھ جائے۔ اور ان کے نطفہ سے فی الفور ہر ایک مادہ باردار ہو۔

املتاس یونانی طبابت کے پاس املتاس جلاب کی بہترین دوا ہے۔ اور اس کا پوست جوش کر کے اور گودا بھگو کے پیا جاتا ہے

اِس کی عجیب خاصیت بڑے درجہ تک اِس کے مغز میں ہے جو مواد کو رگ رگ میں سے کھینچ کر لاتا ہے۔ اور طبیعت میں زیادہ حرارت پیدا نہیں ہونے دیتا۔ یہ احتقان میں اور دیگر مسہلات میں جہاں اِن کی مقدار زاید ہو بغیر جیب کئے ہوئے استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ اور حبوب میں بغیر جیب کئے اور معجونات اور ضمادات اور مراہم میں اِس کا مغز پیسکر اور گرم کرکے اِستعمال کیا جاتا ہے۔ املتاس کی لکڑی بھی خاصی مضبوط ہوتی ہے۔ اور فرنیچر کی تیاری میں کام کرتی ہے۔

سرسوں کا تیل | سرسوں کا تیل طبی دنیا میں ہمیشہ سے قاتل جراثیم تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کے بدن پر ملنے سے پسُو آس پاس پھٹکنے نہیں پاتے۔ کلکتہ اور بردوان کو چھوڑ کر بنگال اندرونی علاقہ میں طاعون نے اب تک گھر نہیں کیا۔ اِس کی وجہ بیان کی جاتی ہے کہ وہاں کے باشندے روزانہ سرسوں کا تیل بدن پر مل کر غسل کرتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ لوگ اِس موذی مرض کے پنجے سے بچے رہتے ہیں۔ اِس کے علاوہ (۱) میں اور بہت سی خاصیتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ اگر اس کی دو بوندیں نسوار کے طور پر ناک میں ڈالی جائیں تو زکام اور نزلہ کی شکایت دُور ہو جاتی ہے۔ اور معدہ پر بھی اُسکا اچھا اثر پڑتا ہے۔ اگر اس کی چند بوندیں آنکھوں میں ڈالی جائیں تو امراضِ چشم کے لیئے از حد مفید ہے۔ اگر اِس کے چند قطرے نمک

میں ملا کر اس سے دانت صاف کئے جائیں۔ تو اس سے اس کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اور گندہ ذہنی رفع ہو جاتی ہے پہلی بہت میں ایسے زہریلے مچھر ہوتے کہ اُن کے ڈنگ مارنے سے دوسرے روز ہی بخار چڑھ آتا ہے۔ مگر وہاں کے باشندے بھی بنگال کے علاقہ کے لوگوں کی طرح سرسوں کے تیل کا استعمال ہمیشہ رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے زہریلے مچھروں کے ڈنگوں کا ان پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔ شب کو خواب پیشتر اگر ہاتھ پاؤں میں یہ تیل لگایا جاوے تو مچھر اور پسو بالکل قریب نہیں آتے۔ اگر اس تیل کی بو ناگوار ہو۔ تو اس میں تھوڑا سا کافور ملا لیا جائے تو اس سے اسکی تاثیر بھی دوچند ہو جائے گی اور بو کی شکایت بھی دور ہو جائیگی

سیب سیب کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ صرف اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ بلکہ پیچش کے لئے بھی مجرب اور نشہ میں مست شخص اس کے استعمال سے ہوش میں آسکتا ہے۔ تجربہ سے یہ امر تحقیق ہوا ہے۔ اگر جوش کیا ہوا سیب دن میں تین مرتبہ استعمال کیا جائے۔ تو چند ہی روز میں شرابی کو تمام نشئی اشیا سے سخت نفرت ہو جاتی ہے۔

انناس امراض حلق کو دافع ہے۔ اگر روزمرہ تازہ انناس کا عرق استعمال کیا جائے۔ تو اس سے وہ گوشت جو حلق میں لٹک آتا ہے۔ خود بخود کٹ کر معدوم ہو جاتا ہے۔ جو حلق کی بیماریوں میں

ضرور مفید ثابت ہوتا ہے۔

انگور ہر روز ایک گھنٹہ تک فی منٹ ایک (یعنی ساٹھ انگور فی گھنٹہ اوسطاً سے) کھانا اور تین چار دن تک بجز خشک روٹی کے اور کوئی چیز استعمال نہ کرنا۔ کمزور آدمیوں کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے اگر محنت و مشقت کی زیادتی سے قوت ہاضمہ میں فرق آ گیا ہو۔ تو یہ شکایت فوراً جاتی رہے گی۔ انگور سے بڑھکر کوئی چیز دنیا میں قوتِ ہاضمہ درست کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔

بلیک بری کا شربت درد قولنج دور کرنیکی عجیب خاصیت رکھتا ہے کاشتکار عورتیں جو کثرت سے اس شربت کا استعمال کرتی ہیں۔ درد قولنج میں مبتلا نہیں سنی گئیں

اخروٹ کھالیاں کے حق میں مفید ثابت ہوگا جس سے ان کا ورم کم ہو جائے گا۔ اور جو بے چینی درد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ بھی جاتی رہے گی۔ بخار خواہ معمولی ہو یا لرزہ کا اس کی شدت کو رفع کرنیکی ایک بہت اچھی ترکیب یہ ہے۔ کہ لیموں کا عرق استعمال کیا جائے۔

لیموں کے عرق میں ایسڈ ہوتا ہے۔ لہذا اس وصف میں کوئی دوسرا پھل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر لیموں کا عرق ایک گلاس بھر گرم پانی میں شامل کر کے مریض کو سوتے وقت پلایا جائے تو پسینہ خوب آئے گا۔ اور مریض صبح کو تندرست ہو جائے گا۔

عرق لیموں بلغمی امراض اور درد سر کے لئے بھی مفید ہے۔

پھلوں سے علاج ایک مشہور ڈاکٹر کا بیان ہے۔ کہ کوئی پھل ایسا نہیں ہے۔ جو کسی نہ کسی بیماری کی دوا نہ ہو۔ اور اسمیں کوئی صفات نہ پائی جاتی ہو۔ مثلاً انگور ملیریا بخار کے لئے نہایت اکسیر ہے۔ بادام کمزور رگ پٹھوں کو طاقت دیتا ہے۔ لیموں۔ پھوڑا پھنسی۔ اور زہرباد کے لئے مفید ہے۔ سنگھاڑا پھیپھڑوں کے لئے مفید ہے۔ ولایتی بیگن (ٹوماٹو) خون صاف کرتا ہے۔ سیب دماغ اور دل کو تقویت پہنچاتا ہے۔ اناس گلا درست کرتا ہے۔ اور نہایت ہاضم ہے نارنگی سے جگر کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لیموں کا رس گلے کے لئے مفید ہے

تمباکو کی جراثیم کشی لوگوں میں تمباکو کا رواج اس لئے عام طور پر پھیلا ہوا ہے۔ کہ اُن کے خیال میں اس کا دھواں ناسفہ رطوبات دافع بلغم اور جرم کش (کیڑوں کو مارنے والا) ہے بعض بعض ملکوں میں تو یہ خیال یہاں تک ترقی پکڑ گیا ہے۔ کہ ہر ایک متعفن اور متعدی مرض کے لئے اس کا استعمال مفید بتایا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تمباکو کے دھوئیں میں وہ کیمیائی اجزا شامل ہیں۔ جو جراثیم کے ہلاک کرنے میں پورا اثر رکھتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس کے داخلی استعمال سے (جیسے چرٹ یا حقہ پینا یا پان میں استعمال کرنا یا نسوار لینا) اعصاب کو بہت سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ جسکی وجہ سے دماغ کمزور

اور دل کاہل ہو جاتا ہے۔ دورانِ خون میں کمی ہو جاتی ہے۔

ببول یا کیکر۔ مشہور درخت ہے۔ پتے سبز۔ پھلی سبز پھل زرد۔ مزا کھٹا اور کسیقدر تلخ۔ طبیعت سرد خشک ہے۔ اس کا استعمال گرم خفقان کو دفع کرے اعضا کو قوت دے۔ پتوں کا جوشاندہ سبد کرے۔ سدہ کھولے۔ ۲۰ تولہ چھلکا اوبال کر دیا ہوا دست و قے خوب لاتا ہے۔ اس کی چھال۔ پتے۔ پھول۔ گوند سب کا سفوف سرعت۔ جریان۔ رقت کو مفید ہے۔ اس کا گوند سینہ۔ پھیپڑا۔ قصبہ۔ یہ حلق اور آواز کی سختی اور سردرد کو مفید ہے۔ سینہ اور چھاتی کو نرم کرے۔ قابض معدہ اور امعا کو طاقت دے۔

کھجورا۔ کھجور باہ پیدا کرتی۔ معدہ و جگر و باہ کی طاقت بڑھاتی ہے۔ بدن موٹا کرتی۔ خون پیدا کرتی۔ رطوبت والی مزاج کو موافق ہے۔

گھیکوار۔ گھیکوار کے پتہ کا اوپر کا چھلکا ایک طرف سے چھیل کر آگ پر رکھیں۔ اور قدرے ہلدی اور افیون باریک پیسکر اس پر چھڑک کر تھوڑی دیر بعد آگ سے اُتار کر مغز کو خوب دبا کر نچوڑیں۔ اور اس پانی کے دو پیالے قہوہ خوری کے پیویں۔ تین یا چار روز پینے سے تپ ربیع دور ہوگی۔ اگر آنکھ میں شدت کا درد ہو تو گھیکوار کے پتے آگ میں نیم گرم کر کے چھیل کر جس طرف کی آنکھ میں درد ہو۔ اس طرف کے پاؤں کے تلوے میں باندھیں فوراً آرام ہوگا اور اسی طرح پاؤں کے انگوٹھے پر باندھنے سے درد کو فائدہ ہوگا

منڈی | جب اس کو پھل نہ لگا ہو۔ اس وقت جڑ سمیت اکھاڑ کر سایہ میں سکھا کر گھی اور شکر اور نشاستہ میں ملا کر کھائیں تو جوانی برقرار رہے گی اور بال سیاہ رہیں گے۔ ایک شخص نے بیان کیا۔ کہ میں بالکل کمزور ہو گیا تھا۔ مگر اب کے سال اس کے استعمال سے پھر نئے سرے سے جوان ہو گیا ہوں۔

ہندی بیدوں نے لکھا ہے۔ کہ جب تک اس میں پھل نہ آوے اسمیں آب حیات ہوتا ہے۔ اگر اسکی جڑ کو ایک سال متواتر کھائیں تو فوائد کثیر ظاہر ہوں۔

اگر منڈی کو بغیر دانہ نگل جائیں تو ایک دانہ سے ایک سال اور دوسرے دانہ سے دو سال وغیرہ وغیرہ درد چشم نہ ہو۔

اگر منڈی کا چوہ نیم ماشہ پان سے کھائیں اور جاڑوں میں یہ عمل کریں تو حرارت غریزی اسقدر بڑھے کہ سردی معلوم نہ ہو۔ منڈی کو پانی سے نم دیکر روغن چنبیلی وغیرہ ہاتھوں سے چرب کر کے بذریعہ پتال جنتر چوہ نکال لو۔

شیشم | خون کو صاف۔ جذام اور برص اور جلدی امرض کو نافع آتشک اور اعضا کی جلن۔ پھوڑے اور پیٹ کے کرموں کو دور کرتی

چوب شیشم کا برادہ آدھ سیر لے کر چھ سیر پانی میں بھگو دو۔ ایک دن رات کے بعد جوش دو جب نصف پانی رہجاوے۔ تو اسمیں چھلولہ شاہترہ لیکر جوش دو۔ لعد چھان کر ڈیرھ سیر شکر ملا کر شربت تیار کرو

شربت مذکورہ خون کے صاف کرنے میں بے عدیل ہے۔ ۶ ماشہ صبح اور شام کھانے سے آتشک کھجلی۔ جذام۔ خونی بواسیر وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

چاہ کے فوائد۔ (۱) اگرم چائے پیٹ کی بیماریوں اور دردِ سر کو رفع کرتی ہے اور جوڑوں کو توانائی بخشتی ہے۔

۲۔ ٹھنڈی چاہ برف اور لیموں کیساتھ موسم گرما کے لئے نہایت مفرح ہے۔ (۳) ٹھنڈی نرم چاہ سفید اور مختلف طرح کے رنگوں کو بہ آسانی صاف کر دیتی ہے۔ کپڑوں پر دھبے وغیرہ جو پڑ جاتے ہیں انہیں بہ آسانی مٹا دیتی ہے۔

۴۔ کالے کپڑوں یا ریشم ساٹن یا کشمیرا وغیرہ اگر چاہ سے صاف کرنا ہو۔ تو گرم پانی میں کپڑا ڈال کر اچھی طرح نچوڑ لینا چاہیئے۔ اور بعد ازاں کپڑے کی اُلٹی طرف بخوبی استری کر دینا چاہیئے۔

۵۔ چاہ سے لیسوں پر رنگ دیا جاتا ہے۔ وہ رنگ جس کو آج کل کے لوگ بہت پسند کرتے ہیں۔

۶۔ سبز چاہ سے بھورے بال کالے ہو جاتے ہیں۔ چاہ کی پتی کی پلٹس زخمی آنکھ پر باندھنا نہایت مفید ہے۔

۷۔ چاہ کی بچی ہوئی پتی اگر دری وغیرہ پر ڈالدیں تو جھاڑو دینے سے خاک نہ اُڑے گی۔

سورج مکھی پھول سورج مکھی ایک خوشنما پھول ہے تاریخ سے

ثابت ہے۔ کہ یورپ میں یہ درخت امریکہ میں پہنچا ہسپانیہ کے محقق اور اولوالعزم اشخاص امریکہ میں پہنچے۔ جہاں سے سورج مکھی کا پھول لاکر انہوں نے اس سے میڈرڈ کے باغ آراستہ کئے اور میڈرڈ سے پھر یہ پھول تمام ممالک یورپ میں چلا گیا۔

اس مُلک میں سورج مکھی کے تخم دونوں طرح پر کھائے جاتے ہیں۔ کچے بھی اور بھون کر بھی۔ ان کا تیل بھی نکالتے ہیں۔ جو خوش ذائقہ اور اس لئے بیش قیمت ہونے کی وجہ سے صرف متمول آدمیوں کو نصیب ہو سکتا ہے۔ عمدہ قسم کے بیجوں میں سے جو تیل نکلتا ہے۔ وہ خوشبو میں زیتون کے تیل سے مشابہ ہوتا ہے۔

روس کے بعض حصص میں تو یہ پھول بمنزلہ ایک نعمت غیر مترقبہ کے ہے۔ کیونکہ وہاں کے باشندے بیجوں سے تیل یا غذا کا کام لینے کے علاوہ اس کی ڈنٹھلوں کو سکھا کر ایندھن کا کام لیتے ہیں۔ چونکہ ان کے نزدیک یہ ڈنٹھل بڑے کار آمد اور بیش قیمت سمجھے جاتے ہیں ڈنٹھل اگر سبز ہوں تو حیوانات کو چارہ کے طور پر دئیے جاتے ہیں۔

روسیوں کے پڑوسی چینی جو اپنی طبعی کاریگری کے لئے صدیوں سے مشہور ہیں اپنی دستکاری سے سورج مکھی کے ریشے نکال کر اس سے کپڑا اچھی بُن لیتے ہیں۔

بھولی کے فوائد یوں تو ہندوستان میں نیم کی ہنڈلی اب فوائد

کے باعث خاص طور پر مشہور ہے۔ لیکن بنولی کا تیل بھی تیار ہو سکتا ہے
اور اس کی کھلی کھاد کے کام آسکتی ہے۔ اس کے لئے بہت بنولیوں کو
جمع کرنا چاہئے جس کے بعد ان کا تیل آسانی سے کولہو میں پیل کر
نکالا جاسکتا ہے۔ تیل نکالنے اور بنولیاں جمع کرنے خرچ تیل کے
فروخت کرنے سے وصول ہو جائے گا۔ اور کھل منافع میں بچ رہیگی
اور کھیت میں کھاد ڈالنے پر اس سے اور بھی کثیر فائدہ ہوگا۔ اکثر
جگہ سیتیاناشی نامی خاردار پودا ہوتا ہے۔ جس کے تخم سے بھی تیل
نکالا جاسکتا ہے۔ اور وہ تیل چراغ جلانے کے کام میں بھی
آسکتا ہے۔ اس لئے لوگوں کو چاہئے۔ کہ ان چیزوں کا تیل
نکال کر خاطر خواہ منافع اٹھائیں۔

تلسی | ڈاکٹروں نے تلسی کے پودے کو ملیریا کا شرطیہ علاج بتایا
ہے۔

تلسی نہ صرف ملیریا کے لئے مفید ہے۔ بلکہ ہیضہ کا بھی علاج ہے
تلسی کے دو پتے روزانہ استعمال کرنیوالے کو بدہضمی کا عارضہ کبھی
نہیں ہوتا۔ بارہ کھانے سے جو خرابیاں واقع ہوتی ہیں۔ ان کا کارگر
علاج صرف تلسی کا عرق ہے۔

تلسی کا پودا جب لوگ گھروں میں رکھتے تھے۔ تو بہت سی بیماریوں
سے محفوظ رہتے تھے۔ یہ درد گند کو دور کرتا ہے۔ ہوا کو صاف کرتا ہے
بخار اور ہیضہ اور طاعون سے بچاتا ہے۔ یہ پودا شادی کے وقت

عیسائیوں میں برکت کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ یونان و روم میں بھی اس کی بڑی قدر ہے۔

ریٹھہ ریٹھہ کی گولی اندر سے نکالکر اس کے اوپر کے سیاہ چھلکے کو لیکر کوٹ کر کپڑ چھان کر لیں۔ ۱۶ ماشہ لیکر پاؤ بھر پانی میں ڈال لیں جسکو سانپ نے کاٹا ہو پلا دیں۔ اس طرح جب تک زہر دور نہ ہو پلا دیں کچھ بعد پلا دیں۔ اس سے کبھی آدمیوں کو قے اور کبھی آدمیوں کو پاخانہ آکر زہر دور ہو جاتا ہے۔ سانپ کے ڈسنے کے بعد اگر جبڑے مل گئے ہوں تو اس کو پانی میں ڈالکر جبڑوں کے اوپر ملنے سے وہ کھل جاتے ہیں۔ اس دوائی کے پینے سے آدمی کتنا ہی بیہوش ہو۔ فوراً ہوش میں آتا ہے۔ صرف ایک بار دوائی کے اندر جانے کی دیر ہے ۞

اس دوائی کو جہاں سانپ رہتا ہو اس کے سوراخ کے منہ کے آگے رکھنے سے۔ وہ جگہ تو کیا۔ بالکل اس گھر کو سانپ مڑ کر بھی نہیں دیکھتا۔ اگر حیوان کو سانپ نے کاٹا ہو۔ تو اسے پاؤ بھر پانی میں گھول ناک کے ذریعے سے پلا دینے سے فوراً ہوش آجاتا ہے ۞

نوٹ:۔ ریٹھہ کی گٹھلی کے چھلکے کا ایک ایسا اچھا علاج ہے۔ کہ ہر غریب و امیر اپنے اپنے یہاں تیار رکھ سکتا ہے۔ اور جب یہ موذی سانپ کسی کو کاٹے فوراً ہی اس کا علاج ہو سکتا ہے

اس لئے ضرورت ہے کہ ہر گھر میں اس کو تیار کر کے شیشوں میں محفوظ رکھا جائے ؎

پپیتہ (۱) تخم پپیتہ کو ڈورے سے اپنے ہاتھ میں باندھنے سے جادو کا اثر دور ہو۔ اور ہوا بد اور منظر بد کا اثر دور ہو (۲) بقدر چار دانہ گندم پانی میں پیسکر استعمال کرنے سے عسر ولادت ہو (۳) بقدر چار دانہ گندم تپ لرزہ والا کو قبل از نوبت تپ کھلائیں تپ نہ چڑھیگا ؎ (۴) اس کو روغن کنجد میں بریاں کر کے روغن مریض آتشک و خارش استعمال کرے صحت ہوگی (۵) بقدر ضرورت پینے سے ادرار حیض ہوگا (۶) اگر پپیتہ کو ۲۵ عدد لیکر اسے ریزہ ریزہ کر کے پاؤ شراب میں ڈالکر پندرہ روز دھوپ میں رکھیں۔ اور پھر ہر روز شام کو ایک ماشہ عرق کیساتھ کھانے سے باہ بڑھیگی۔

حی العالم عیون الدنیا میں جو حی العالم کی وجہ تسمیہ ابو سینہ سے نقل کی ہے۔ وہ عالم اطبا کی تحقیقات کے برخلاف بتلاتے ہیں۔ کہ اسکو حی العالم اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ سرسبز رہتی ہے۔ اس پر خزاں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ چنانچہ موجز میں لکھا ہے۔ کہ حی العالم دو قسم کی ہوتی ہے۔ چھوٹی اور بڑی۔ پہلی قسم کی نفث الدم کو فائدہ دیتی ہے۔ اور سینہ ریہ کو فضولات سے صاف کرتی ہے۔ دوسری قسم کی یہ بوٹی ان خواص اور فوائد میں ضعیف الاثر ہے۔ حل الموجز شرح افصرائی میں بیان کیا ہے۔ کہ حی العالم ایک مشہور بوٹی ہے۔ جامع کے مصنف

نے ریاقین کی بحث میں کہا ہے۔ کہ اس بوٹی کا نام حی العالم رکھا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ سرسبز رہتی ہے۔ اس کی تازگی میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور وہ سرد ہے۔ سدید الکازرونی نے بھی اپنی شرح سدید میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اور اس کا نام حی العالم اسواسطے کہا گیا ہے۔ کہ کبھی اس کے پتے نہیں گرتے۔ اور جب تک موجود رہتی ہے۔ سرسبز ہوتی ہے۔ اور وہ شاخدار بوٹی ہے۔ اس کی شاخیں کم و بیش گز لمبی اور انگل بھر موٹی ہوتی ہیں۔ اختیارات بدیعی میں بھی ایسا ہی تحریر کیا ہے۔ حی العالم کو ایردن بولتے ہیں۔ ایردں کے معنی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اسلئے پتے کبھی نہیں گرتے۔ اور ہمیشہ سرسبز رہتی ہے۔ اسی کو ہمیش بہا بھی کہتے ہیں۔ اور تبریز میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔ سینہ اور پھیپھڑہ کا تنقیہ کرتی ہے۔ اس کا چھوٹا پھول نفس الدم کو نافع ہے۔ عارضہ فتق کو دور کرتی ہے۔ قروح امعاد کو مفید ہے ٭

جدوار یا نربسی | جدوار تیسرے درجہ کے اول مرتبہ میں گرم اور خشک ہے۔ اور حرارت عزیزی سے بہت ہی مناسبت رکھتی ہے۔ اور مفرح و مقوی کل قوی اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور کبد ہے۔ اور احشاء کی تقویت کرتی ہے۔ اور تمام اقسام گرم اور سرد زہروں کا تریاق ہے۔ اور اسی وجہ سے زرنباد اور مشک اور زنجبیل کا قلیل حصہ اس کے ساتھ ملا کر تیز آب گوگردہ اور آب قاقلہ سقیہ اور آب پودینہ اور آب بادیان میں ملا کر دیتے ہیں ہیضہ وبائی کو باذن اللہ بہت مفید

ہے۔ اور مسکن اوجاع اور مقوی باصرہ ہے۔ تفتیت حصاۃ اور قلع قولنج اور عسر البول وافع تپ ربع میں نفع بخشتی ہے۔ اور بقدر نیم شقال گزیدہ مار اور عقرب کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ یہانتک کہ عقرب جرارہ کی زہر کو دور کرتی ہے۔ اور بید مشک و بیلوفر کے ساتھ دل کے ضعف کو بہت جلد نفع پہنچاتی ہے۔ اور کم ہوئی نبض کو تھام لیتی ہے۔ اور گلاب کے ساتھ دینے سے وجع المفاصل کو مفید ہے اور سنگ گردہ اور مثانہ کو نافع ہے اگر بول بند ہو جائے تو شیرہ تخم خیارین کے ساتھ دینے سے بہت جلد اسکو کھول دیتا ہے۔ اور قولنج ریحی کو مفید ہے۔ اور اگر بچہ پیدا ہونے میں مشکل پیش آجائے تو عنب الثعلب یا حلبہ یا شیرہ خارخسک کے ساتھ دو دانگ پلانے سے وضع حمل کر دیتی ہے۔ اور ام الصبیان اور اکثر امراض دماغی اور اعصابی کو مفید ہے۔ اور ارام مغابن یعنی گوش اور زیر بغل اور بن ران اور خناق اور خنازیر اور تمام اوراق گلو کو نفع دیتی ہے۔ اور دانتوں پر ملنے سے اس کی درد کو ساکن کر دیتی ہے۔ جو بوجہ مادہ باردہ ہو۔ اور بواسیر پر ملنے سے اس کی درد کو رفع کرتی ہے۔ اور آنکھ پر چکانے سے رمد بارد کو دور کرتی ہے۔ اور احلیل میں چکانے سے نافع حبس البول ہے۔ اور مشک وغیرہ اور ادویہ مناسبہ کے ساتھ باہ کے لئے سخت موثر ہے۔ اور صرع۔ سکتہ۔ فالج۔ لقوہ اور استرخا اور رعشہ اور فالج اور اس قسم کے تمام امراض کو نافع ہے۔ اور اعصاب اور دماغ کے لئے ایک اکسیر ہے۔ اور

اگر یہ نہ ملے تو اکثر باتوں میں زر بنیاد اس کا قائم مقام ہے ۔

سیاہ مرچ اور طاعون

صاحب "پراکٹس آف مڈیسن" یعنی مولف کلیات علم طب فرماتے ہیں ۔ کہ اگر کونین فائدہ نہ کرے ۔ "تو پیپر اٹن" یعنے جوہر سیاہ مرچ دینے سے خاطر خواہ فائدہ ہوتا ہے ۔ تجربہ سے یہ بخوبی ثابت ہو چکا ہے ۔ کہ مرچ کھانیوالے خراب سے خراب آب وہوا میں بھی تندرست رہتے ہیں ۔ اور بیمار نہیں ہوتے ۔ اور اگر ہوتے بھی ہیں تو برائے نام ۔ اور کسی شدید عارضہ میں نہیں ۔ اگرچہ نیرنگی اور بوقلمونی اور گوناگونی قدرت میں انسان کی کیا مجال کہ دم مار سکے ۔ مگر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ عرصہ تک باقاعدہ مرچ کھانیوالوں کے جسم میں مادہ قبولیت امراض نہیں ہوتا ۔ اور ان کے اجسام میں اس قسم کے اثرات موجود رہتے ہیں جو مرض قبول نہیں کرتے ۔ استعمال مرچ کا یہ طریقہ ہے کہ عمر کے فی چار سال پر ایک دانہ کے حساب سے کھانا چاہئے مثلاً جس کی عمر بیس سال کی ہو وہ پانچ دانہ کھائے اور اسی حساب سے ہر عمر کے آدمی کو بلحاظ عمر کمی بیشی کرنا چاہئے اور ایام سرما میں فی دس دانہ اضافہ کر کے کھانا چاہیئے ۔ مگر دانہ مرچ خوب سیاہ اور بڑے ہوں اور آفتاب طلوع ہونے کے قبل یا آفتاب طلوع ہونے تک نہار منہ مرچ کے دانے منہ میں ڈالکر خوب چبانا چاہیئے ۔ جب ذرات باریک ہو جائیں حلق سے اتارنا چاہئے ۔ اس کے بعد فوراً ہی انڈے چائے گرم یا جس کا معمول ہو کھائے ۔ جس کو کچھ بھی میسر نہ ہو ۔ وہ صرف مرچ ہی پر

قناعت کرے۔ مگر اس کے کھانے کا اسقدر پابند ہو جائے۔ کہ کبھی ناغہ نہ ہو۔ اور روزہ یا برت مرچ ہی سے افطار کرے اور جو معمول ہیو وہ کھائے جس کے دانت نہ ہوں یا چبانے کے قابل نہ ہوں۔ وہ مرچ کا عمدہ سفوف بنا کر ایک ڈبیہ میں محفوظ رکھیں اور دالوں کے اندازہ سے سفوف استعمال کریں۔ یہ بہت ہی صحیح ہے۔ کہ جو لوگ سالہا سال سے مرچ استعمال کرتے ہیں ان کو بخار نہیں آئیگا تو انشا اللہ تعالےٰ طاعون بھی نہ ہوگا۔

درخت انگور انگور کو جب چھانٹے ہیں تو بہت بہت پھل دیتا ہے۔ اگر چاہیں کہ درخت اس کا قوی ہو اور جلد بڑھے۔ تو درخت نو لیکر نصف اول ماہ دی میں لگا دیں اور درخت کے سر پر گوبر لگا دیں۔ تو جڑ مضبوط ہوگی۔ اور اگر قدرے باقلا بھی ڈالدیں تو جلد پھل لائیگا۔ اگر درخت انگور میں شگاف دیکر اس میں قدرے سقمونیا بھر دیں۔ تو انگوروں میں اور قوت پیدا ہوگی۔ اگر ایک تہائی انگور سپید و ایک تہائی سیاہ لیکر اس طرح پر شق کریں کہ پوست اس کا جدا نہ ہو۔ پھر ان کو آپس میں پیوند کر دیں۔ تو اس درخت سے تین قسم کے انگور سیاہ سفید اور سرخ پیدا ہونگے۔ اگر چاہیں کہ انگوروں میں کیڑا نہ لگے۔ تو جس اوزار سے اس کے تھان کو نکالیں اس کو ریچھ یا مرغ کے خون میں آلودہ کریں۔ گوبر بخور کرنے سے انگور کو جب رقت سرما سے محفوظ رہتا ہے۔ تاکہ انگور کو جب تراشتے ہیں تو اس میں سے قطرات ٹپکتے ہیں۔ اگر شرابی

آدمی کو وہ قطرات پلا دیں تو اس کے دل میں شراب کی محبت دور بلکہ نفرت پیدا ہو جائے گی۔ انگور کے پتے چبانے سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں اگر ان کا مرہم بنا کر لگا دیں تو سر کے گرم درد کو از حد مفید ہے۔ انگور کے پتوں کو جو کے آٹے میں ملا کر آنکھوں پر لیپ کریں تو نزلہ کو از حد مفید ہے۔ انگور جس وقت درخت سے توڑا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اسی وقت کھائے تو قراقر اور نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر دھو کر کھا دیں تو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ انگور بدن کو فربہ کرتا ہے۔ قوت باہ مادہ تولید بڑھاتا ہے۔ اگر چھال انگور جلا کر خاک کریں تو وہ گزیدہ ہوام کو از حد مفید ہے۔ انگور سے شراب بھی بنائی جاتی ہے۔ جو طبیعت میں سرور پیدا کرتی ہے۔ خواہش رجولیت پیدا ہوتی ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ بدن فربہ ہوتا ہے لیکن کثرت استعمال سے عقل خراب۔ اعصاب سست معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ اس کا سرکہ بہت مفید ہے۔ ہاضم مقوی معدہ ہے۔ اگر خون جاری پر ڈالا جاوے۔ تو وہ بند ہو جاتا ہے۔ مقام سوختہ اور زخم اور داد کو جلد آرام کر دیتا ہے۔ اگر حلق میں جونک اٹک گئی ہو تو تھوڑا سا سرکہ انگوری پئیں جونک فوراً دور ہو جاویگی۔ اگر سر پر لگا دیں تو درد سر دور ہو جاویگا ✦

زیتون کے تیل کے فوائد روغن زیتون اور آب مقطر کے مناسب استعمال سے بہت قلیل عرصہ میں جسم صاف ہو سکتا ہے۔ اور اس کی جملہ قوی کو تر و تازگی و نشو و نما پہنچتی ہے۔ اگر کسی کا جسم بہت

کمزور ہو اور نحیف ہو گیا ہو۔ تو اسے ان دنوں کے استعمال سے بہت نفع پہنچیگا۔ اگر کچھ عرصہ تک استعمال جاری رہے۔ تو اس کا انجام یہ ہوگا۔ کہ بدن کے اندر ایک نئی طاقت اور شباب کا سا دل خوش کن احساس معلوم ہوگا

روغن زیتون بہت مقوی ہے۔ اس سے جسم کے تمام اعضاء کی حرکتوں میں ایک قسم کی عمدگی پیدا ہو جائے گی۔ یعنی تمام رگ و پٹھے لچکیلے ہو جاتے ہیں۔ فضلہ اور مضر مادہ جسم کے اندر سے باآسانی خارج ہو کر صاف ہو جاتا ہے۔ کمزور حصوں کو درست کر کے طاقتور اور مستعد بنا دیتا ہے خواہ اسے ترکاری کے ساتھ کھاؤ یا بدن پر لگاؤ۔ ہر دو حالتوں میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔

بعض لوگ بنولوں کا تیل روغن زیتون کی بجائے استعمال کرتے ہیں مگر وہ سب گھٹیا درجہ کا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک قسم کا مادہ چکناہٹ ہوتا ہے اور اس وجہ سے بہت دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ اور اخراج فضلہ شکمی کے وقت قوای ہاضم پر بوجھ پڑتا ہے۔ مگر تمام بدن کو چستی اور مستعدی دینے کے لئے روغن زیتون بہت مناسب اور مفید ثابت ہو چکا ہے۔ اگر ہر روز خوراک کے ساتھ اس کے ایک دو چمچے پیے جائیں۔ تو اس کا اثر بہت جلد معلوم ہو جائیگا۔ کیونکہ عضلات کی چستی اور وابستگی کو بہت جلد ترقی پہنچتی ہے پھر چہل قدمی سے خاص لطف حاصل ہوگا اور جن کاموں کی انجام دہی میں جسمانی پھرتی اور مستعدی درکار ہوتی ہے۔ ان سے اعلیٰ درجہ مسرت اور راحت حاصل ہوگی۔

اگر زیتون کے استعمال سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہو۔ تو بدن پر مالش کرو۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ گرم پانی میں اسفنج تر کر کے تمام بدن پر اچھی طرح پھیرو۔ اس کے بعد جوڑوں کے ارد گرد نیم گرم روغن زیتون لگاؤ۔ اور اس کی خوب مالش کرو تاکہ تیل جذب ہو جائے۔ اس سے اور بھی زیادہ فائدہ پہنچنے کی امید لگائی جا سکتی ہے۔ اگر تم اپنے دل میں یہ خیال کرو کہ ہم جوانوں سے بھی زیادہ قوی اور تنومند ہیں۔ تمہارا دل ہی تم کو اٹھا سکتا ہے۔ اور تمہارا دل ہی روغن زیتون میں ابدی طاقت پیدا کر سکتا ہے۔ جتنی دیر تک مالش ہوتی رہے۔ اس قسم کے خیالات کو دل میں قائم رکھو۔ ان کے ذریعہ سے دہ چند فائدہ پہنچے گا۔

ترنج اسے عام سنگترہ کہتے ہیں۔ حکیم طلیناس نے لکھا ہے۔ کہ ترنج کو پیس کر روٹی پکائے۔ اور اس پر روغن بادام لگا کر جس شخص کو کھلانے کو دیگا۔ وہ شخص اس سے محبت کرے گا۔ چھلکا اس کا خوشبو ہے۔ مغز اس کا میوہ اور ترشی اس کی بدرقہ اور تخم اس کے روغن ہیں۔ پوست ترنج اگر منہ میں رکھیں۔ تو منہ سے خوشبو آتی ہے۔ اور فالج والے کو فائدہ بخشتا ہے۔ پوست کے خاک کا ضماد۔ برص اور قوبا کو مفید ہے۔ زہریلے جانور کے کاٹے کی جگہ پر اگر اس کا رس ملیں۔ تو جلد فائدہ ہوتا ہے اگر پشمینہ کے اندر اس کا چھلکا رکھیں۔ تو پشمینہ خراب نہ ہوگا۔ اس کا سونگھنا امراض وبائی کو مفید ہے۔ اس کی ترشی مجلی چشم ہے۔ اور بدن کی سیاہی دور کرتی ہے۔ اگر اس کے بیج کوٹ کر بچھو کے کاٹے پر لگائیں۔ تو

تکلیف کو آرام ہوتا ہے۔ اگر اس کے بیجوں کو کپڑے میں باندھکر عورت کے بازو یئے چپ پر باندھیں۔ تو جب تک وہ بندھے رہیں گے وہ عورت حاملہ نہ ہوگی*

درخت نیم کے فوائد

نیم دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک نر دوسرا مادہ نر کی پہچان یہ ہے۔ کہ ... کے وقت اس سے پانی ٹپکتا ہے۔ نیم کا مزاج مرکب القویٰ ہے۔ مائل برودت

نیم کے خاص :- نیم کا پانی جوش کے وقت ٹپکتا ہے۔ فساد خون۔ خارش۔ جذام کے لئے مفید ہے۔ چنانچہ اگر نیم کا پانی جذامی اپنے بدن پر ملے۔ اور چند روز یہی عمل کرے۔ تو جلد اشفا دیگا۔ پرانے پرانے زخموں کے لئے جو بھرنے نہ ہوں۔ اُن کے اچھا کرنے میں نیم خاص چیز ہے۔ اس کے پتوں کو گرم کر کے بھرتہ باندھیں۔ یہ عمل منفعج ہے۔ نیم کے پتے خشک کر کے زخموں پر جھڑکنے سے جلد خشک ہو جاتے ہیں۔ نیم کے پتوں کو پانی اوٹائیں۔ اس کا بھپارہ دردوں کے تحلیل کرنے میں بیحد سریع الاثر ہے۔ اور نیز کان کے درد کے لئے اس کا بھپارہ دینا نہایت مفید ہے۔ حاذق الملک عبدالمجید خان صاحب مرحوم اکثر نیم کے پتے اور شہد کو پانی میں اوٹا کر بھپارہ دلواتے اور اسی کی پٹی کان میں رکھواتے تھے۔ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ نیم کی کونپل کو مچل کر کپڑے میں نچوڑیں۔ اور آنکھ دکھنے کی حالت میں جس طرف کی آنکھ دکھتی ہو۔ اس کے مخالف کان میں دو ایک قطرہ ٹپکائیں۔ فوری تسکین ہوتی

ہے۔ اور اگر دونوں آنکھیں دکھتی ہوں۔ تو دونوں کانوں میں اِس کا عرق ڈالیں۔ مگر یاد رکھو۔ کہ جو دوا کان میں ڈالی جائے۔ وہ نیم گرم ہونی چاہئے۔

نیم کے پھول:۔ نیم کے پھولوں کا عرق فساد خون جذام کے لئے بیحد مُفید ہے۔ نیم کے پتوں کے پانی سے سر کے بالوں کو دھویا جائے۔ تو بال سیاہ ہوتے اور بڑھتے ہیں۔ نیم کی کونپل کو پانی میں پیس کر چھانکر علی الصباح پینا خارش۔ جوشِ خون۔ پھنسیاں وغیرہ اور پیٹ کے کیڑوں کے لیئے نہایت مفید ہے۔

نیم کے پتوں کا سُرمہ:۔ نیم کے پتوں کو کسی برتن میں رکھ کر جلائیں۔ اور اس کی خاکستر میں آب لیموں ڈال کر کھرل کریں۔ جب خشک ہو جائے تو شیشی میں رکھ چھوڑیں۔ روزمرہ سلائی سے لگائیں۔ خارش جرب اجفان۔ سفیدی چشم کے لئے نہایت عُمدہ نسخہ ہے۔ نیم کے پتوں کو کوٹ کر تر مٹی میں ملائیں۔ اور غلولہ بنا کر آگ میں رکھیں۔ جب سرخ ہو جائے۔ پانی میں بجھا دیں۔ جب یہ پانی سرد ہو جائے پلائیں۔ کیسی ہی شدت کی پیاس ہو۔ نہایت مفید و عمدہ مسکن دوا ہے۔ اکثر بخاروں میں ایسی سخت پیاس ہوتی ہے۔ کہ بہتیرے آلو بخارے اور املیاں پلائی جاتی ہیں۔ مگر تسکین نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں نیم کے اِس پانی سے اعلیٰ درجہ کی تسکین ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر نیم کی سینکوں کے لچھے بنا کر پانی میں ڈالیں۔ اور یہ پانی تھوڑا تھوڑا پلائیں۔

فوراً پیاس رفع ہو جائے گی۔ نیم کے پتے گرم کر کے رحم کے درد یا حیض کے بعد جو درد ہوتا ہے۔ یا نفاس کے بعد کی حالت میں زیر ناف باندھیں تو درد کو تسکین دیتے ہیں حکمی عمل کرتا ہے۔ نیم کی کونپتے بھی ایسی ہیں ہوں خاکستر گرم میں دبائیں۔ جب گرم ہو جائیں۔ پانی پلائیں۔ درد پہلو کو جسے ہوگ کہتے ہیں۔ بہت مفید ہے اور یہ مسکن قے بھی نیم کے پتوں کو پیس کر چھان کر قدرے شہد ملا کر نیم گرم تین روز تک غرغرہ کریں۔ دکلو کے لئے بے حد نافع ہے۔ نیم سکے پتے اگر روغن کنجد میں جلالیں۔ تو یہ روغن شیخ صنعان مقام ہے۔ اسفل بدن میں اگر زخم ہوں۔ یا دیگر مقامات پر اگر زخم ہوں۔ تو یہ روغن لگانے سے بہت جلد صحت حاصل ہوتی ہے ترکیب یہ ہے۔ برگ نیم۔ برگ کوہ سبز۔ مہندی ہر ایک تولہ روغن کنجد میں جلالیں۔ اور صاف کر کے شیشی میں رکھیں پھر اسے لگائیں۔ نیم کے پتوں کو بچھو کے کاٹے پر رکھنے سے بہت جلد تسکین ہو جاتی ہے۔ درخت نیم دو تولہ۔ زنجبیل ۴ ماشہ۔ قند سیاہ ۲ تولہ سب کو پانی میں جوش دیکر پلائیں۔ تو ایام ماہواری خوب کھل کر ہو جائیں۔ نیم کے بیج قابض ہیں۔ پرانے کو بند کر دیتے ہیں۔ بواسیر کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ بنولے کو پیس کر ہلکا پیشانی پر کریں۔ درد سر کے لئے مفید ہے ؂

اگر نیم کی کونپل کی خاکستر گرم بھلبھلا کر پانی سے رگڑ کر پیئیں۔ تو ہوک

یعنی درد ہو اور جس روغن کنجد میں اس کے پتے جلائے گئے
ہوں وہ قائم مقام روغن کے ہے۔ اس کی معجون سن بھری اور خدر
کو از حد مفید ہے۔ (ترکیب) کونپل۔ نیم کی جڑ کا چھلکا۔ انجیر جنگلی کی
شاخ ہر ایک چہار درم۔ شاہترہ۔ کبیرہ۔ پوست بلیلہ۔ پوست بلیلہ
پوست آملہ۔ پوست ہلیلہ سیاہ۔ چیتہ۔ سونف۔ سناء مکی ہر ایک نو درم
سب کو کوٹ چھان کر سہ چند قند یا شہد سے قوام کر لیں۔ ہر روز ایک تولہ
کھائیں۔

مدار یعنی آک کا درخت

یہ درخت ہندوستان کے ریگستانی اضلاع
میں عام ہوتا ہے۔ وسطی پنجاب اور جنوبی میں تو بعض پرانے درخت پانچ
چھ گز اونچے ملتے ہیں۔ لیکن تعجب کی بات ہے۔ کہ عام لوگ اس سے
استفادہ کرنا تو درکنار۔ الٹا اس کو ضرر رسان اور عموماً زہر قاتل تصور کرتے
ہیں۔ مندرجہ ذیل سطور کے مطالعہ سے ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ درخت
ایسا مفید ہے۔ کہ اس کا کوئی جزو رائیگاں نہ جانا چاہیئے۔ بلکہ بعض حالتوں
میں جو فائدہ مدار سے حاصل ہوتا ہے۔ بڑی بڑی قیمتی ادویہ سے نہیں
ہو سکتا۔ اس کے خواص تو بہت ہیں۔ لیکن بنظر آسانی صرف چند
سہل الحصول اور سریع التاثیر ٹوٹکے درج کیے جاتے ہیں۔ یہ ایک
خودرو مشہور پودا ہے۔ جسے عربی میں عشہ۔ فارسی میں آگ ہندی میں
مدار کہتے ہیں۔ اس کا پھل آم کے پھل کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور اس کے
اندر باریک اور نرم پنبہ ہوتا ہے۔ رگ و شاخ توڑنے سے سفید رطوبت

مثل دودھ کے نکلتی ہے

خواص پوست بیخ (۱) گرم بدرجہ سوم و خشک بدرجہ چہارم (۲) اسکی کھال اور سیاہ مرچ برابر وزن آب ادرک میں پیس کر ایک رتی کی گولیاں بنانا مریض ہیضہ کو تین چار گولیاں بدفعات کھلانے سے بالکل صحت ہو جاتی ہے (۳) یہ کھال دو جز سیاہ مرچ ایک جز شیر خرہ میں پیشکر گولی بمقدار ایک رتی بنانا تپ لرزہ کے لئے ایک گھنٹہ قبل از آمد تپ ایک گولی کھانے سے تپ تین روز میں بالکل زائل ہوتا ہے۔ (۴) پانی میں پیس کر نیم گرم کرکے پیٹ پر لگانا قولنج اور پیچش کے دفع کرنے میں عجیب الاثر ہے۔ تھوڑے سے پانی میں گھسکر پلانا مار گزیدہ کو شفائے کامل دیتا ہے۔ (۵) شیر گوسفند میں گھس کر سعوط کرنا دافع صرع ہے۔ (۶) گھوٹ کر پینے سے عمدہ مسہل بلغمی ہے

خواص برگ (۱) گرم و خشک بدرجہ سوم (۲) برگ تازہ پاؤ سیر ہلدی ۱ تولہ کوٹ کر دانہ ماش کے برابر گولیاں بنا رکھنا اور ایک گولی آب تازہ سے کھانا شروع کرنا اور ہر روز ایک ایزاد کرکے سات گولی تک پہنچانا پھر ہر روز اسی قدر کھایا کرنا استسقائے لحمی میں بے نظیر ہے۔ (۳) سات پتوں پر کتھا سرخ پانی میں تر کرکے ایک طرف لگانا اور سات پتوں پر ایک طرف گھی لگانا اور سب کو تہ بہ تہ ایک برگ کتھ والا اور ایک برگ گھی والا رکھکر گل حکمت میں جلا کر سفوف بنانا اور ہر روز پان میں ایک تین تک کھانا ضیق النفس رطوبی کے لئے قوی الاثر اور مجرب ہے (۴) ایک تازہ پتے پر روغن سرشف لگا کر عرق مدنی یعنی ار ابہ سبنک۔ کر

نیم گرم باندھنا نہایت مفید ہے۔ (۵) بوقت پاخانہ بجائے کلوخ کے تازہ برگ سے استنجا کرنے کی مداومت کرنا مرض بواسیر کو دفع کرتا ہے۔ ایک زرد پتے پر دونوں طرف گھی لگا کر گرم کر کے کان میں نچوڑنا درد شقیقہ اور تیز درد گوش بارد و ریحی کو دفع کرتا ہے۔ (۷) تازہ برگ پیس کر لیپ کرنا محلل اورام و ممیل ہے۔

پھول و کلی (۱) گرم بدرجہ سوم اور خشک بدرجہ دوم (۲) گل آک اور لونگ پانچ عدد سے کھانا شروع کریں۔ اور ایک ایک ہر روز بڑھا کر گیارہ تک پہنچائیں پھر ایک ایک کم کرتے جائیں اور پانچ پر پہنچیں۔ پھر بڑھائیں پھر کم کریں اسی طرح متواتر چھ ماہ تک جاری رکھنا۔ مرگی والے کیلئے اکسیر ہے۔ (۳) گل ناشگفتہ۔ نمک لاہوری۔ مرچ سیاہ مساوی الوزن پیس کر گولی بمقدار ایک سرخ بنانا اور ایک دو گولی کھانا بد ہضمی درد شکم امتلا کو دفع کرتا ہے۔ اور ہر روز ایک گولی کھایا کرنا ضیق النفس کو مفید ہے۔ (۴) گل ناشگفتہ دو جز۔ ناخواہ ایک جز۔ کھانڈ ڈیڑھ جز کا سفوف بقدر مناسب نہار منہ کھایا کرنا مہرنہ۔ بادگولہ ضیق النفس اور ہول شکم کو از بس مفید ہے

دودھ (۱) گرم خشک بدرجہ چہارم (۲) بواسیر کے مسوں پر لگاتے اور کچھ دیر بعد دھو ڈالنے سے شفائے کامل ہوتی ہے۔ البتہ کچھ تکلیف دیتا ہے (۳) [illegible] ہیں دودھ میں پانچ بار تر اور خشک کر کے [illegible] اس [illegible] روغن [illegible] سفید سے جلا [illegible] (۵) اس کا کاجل [illegible] آنکھ میں [illegible] سے [illegible] انگل [illegible] دفع ہو جاتا ہے۔ [illegible]

ہونے اور بالوں کے گرنے کو کہتے ہیں (۴) زخم مارگزیدہ پر یہاں تک
ٹپکاتے ہیں۔ کہ دودھ کا جذب ہونا بند ہو جائے۔ پھر سمجھو کہ زہر کا اثر
نہیں رہا۔ کیونکہ قدرت کا تماشہ یہ ہے۔ کہ جب تک جسم میں زہر موجود ہوتی
ہے جسقدر دودھ زخم پر ڈالتے جائیں۔ جذب ہوتا جاتا ہے۔ (۵) کھانے
میں زہر قاتل سے۔ بوجہ تقرح کے اگر ایسا اتفاق ہو۔ تو علاج شیر
لگاؤ اور گھی بکثرت پلایا جائے (۶) آنکھیں لگ جانا موجب ورم وخارش
کا ہے (علاج) شیر بز میں کپڑا تر کرکے آنکھ پر رکھنا چاہئے۔ (۷) جس آنکھ
میں سدھ ہو۔ اس کے مخالف پاؤں کے ناخنوں میں دودھ بھر دینے سے
آرام ہو جاتا ہے۔ (۸) بچھو کے ڈنگ پر لگانا مفید ہے (۹) بہت سے کشتے
اس میں مارے جاتے ہیں۔ لیکن ترکیب عام فہم نہیں ہے۔ اس لئے درج
نہیں کی جاتی (۱۰) ذرا کچھ لگا کر دودھ مل دینا معمولی خدر میں عمدہ تدبیر
ہے۔ خدر سن ہو جاتا (۱۱) اونٹ کی لید شیر آک میں سات دفعہ مدبر
کرکے نسوار دینے سے صداع دودی رفع ہو کر ناک کے سب کیڑے مر
جاتے ہیں۔ نہایت مجرب ہے (۱۲) چاولوں کو اس دودھ میں تر کرکے
سایہ میں سکھا کر پیس لیں۔ یہ نسوار نزلہ زکام اور بدبوئے ناک کو جڑ سے
اکھاڑتی ہے۔ اور جس طرف درد داڑھ ہو اس سے مخالف جانب کے
نتھنے میں نسوار کے دینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ (۱۳) سگ دیوانہ
کے زخم پر یہ دودھ چالیس روز تک ڈالتے رہیں۔ اور زخم کو جاری رکھیں
پھر مریض ہرگز دیوانہ نہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

لکڑی (۱) گرم خشک بدرجہ سوم (۲) لکڑی جلا کر اس کا کوئلہ سفوف کر کے ہموزن کھانڈ اور گھی میں ملا کر بقدر چھ ماشہ کھانے سے ایک ہفتہ میں آتشک کو دور کرتا ہے۔ (۳) حقہ نوشی کے شوقین اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں۔ کہ آک کی لکڑی کی نے لگا کر حقہ پینے سے تمباکو کی مضرت کم ہوتی ہے

پنبہ جو اس کے پھل سے نکلتا ہے۔ (۱) زخم پر رکھنا قاطع جریان خون ہے۔ (۲) تکیہ بھر کر سر یا پیٹ کے نیچے رکھنا ان اعضا کی ریحی اور بلغمی امراض کو دفع کرتا ہے۔

بانخ عشر۔ یعنی وہ ٹڈہ یا کیڑا جو اس درخت پر ہوتا ہے۔ (۱) ہموزن کالی مرچ کے ساتھ پیس کر دورۂ مرض اور ایام وقفہ میں سعوط کرنا ام الصبیان اور صرع کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ (۲) نیچے کا نصف حصہ چار روز کھلانا اور بار حیض کرتے اور اوپر کا نصف حصہ حقہ کی طرح پینا حیض کے بند کرنے میں عجائبات سے ہے۔

گوند جو اس درخت سے نکل کر جم جاتی ہے۔ عربی میں اسے سکر العشر کہتے ہیں (۱) گرم خشک درجہ اول (۲) کھانے میں مفتح سدہ مقوی جگر و گردہ و مثانہ اور دافع قرحہ شش و سرفہ مزمن لیکن درد سر پیدا کرتا ہے مصلح اس کا روغن بادام ہے۔ (۳) سرمہ میں ملا کر آنکھ میں لگانے میں مقوی البصر ہے

متفرق متعلقہ آک بطور ادویات کے آک کی جڑ کی چھال اور

اس کا دودھ بہ نسبت دیگر حصوں کے زیادہ استعمال میں آتے ہیں یہ ہر دو مصفیٰ خون ہے۔ مقوی۔ پسینہ آور بڑی خوراکوں میں دینے سے قے آور ہوتے ہیں۔ خوراکیں حسب ذیل ہوتی ہیں۔ بطور مصفیٰ خون کے ا رتی سے پانچ رتی تک اور قے لانے کے لئے دو سے چار ماشے تک۔ یہ دو اجذام میں۔ ایسے آتشک میں جو سارے جسم میں پھیل گیا ہو۔ آتشک کے اور دیگر زخموں میں پیچش میں اسہال ہیں۔ اور دیرینہ گنٹھیا میں استعمال کرائی جاتی ہے۔ جلد کی ہر ایک بیماری کے لئے پیل پائی کے لئے۔ پیٹ کے بڑھ جانے کے لئے۔ جلندھر اور استسقاء زقی کیلئے بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس جڑھ کی چھال کو کانجی کے ہمراہ سل بٹے پر رگڑ کر خصیوں اور لاتوں پیل پائی میں بیرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ آک کے دودھ کی مہر کے داد (دھدر) اور بواسیر کے لئے اطبا نے بڑے زور سے سفارش کی ہے۔ شہد میں ملا کر اس دودھ کو منہ کے چھالوں پر لگانے سے چھالے رفع ہو جاتے ہیں۔ اگر بوسیدہ دانت یا داڑھ میں درد ہوتا ہو۔ تو روئی کا ایک پھویا آک کے دودھ میں تر کر کے اس میں رکھدو۔ جھٹ آرام ہو جائے گا۔ اس دودھ کا خاصہ یہ ہے۔ کہ جب ایکدفعہ خشک ہو جاوے۔ تو پھر پانی میں حل نہیں ہو سکتی۔ پس اس گولیوں کی شکل میں دیا جا سکتا ہے۔ یہ نہایت ہی موثر دافعہ رعشہ۔ مصفیٰ خون اور بزولٹونک ہے۔ جب بطور دوائی کے استعمال کرنی ہو تو اس کی جڑ کی چھال جہاں تک ہو سکے پرانے سے پرانے پودوں کی

بینی چاہیئے۔ بلکہ کم از کم چوبیس گھنٹے بعد۔ بعد ازاں یہ عمل کیا جانا چاہیئے۔
چھال کے اوپر کی طرف جو موٹا کھردرا اور کاک نما چھلکا ہوتا ہے۔ اسکو
ڈالنا چاہیئے۔ بہ نسبت ازیں کہ چھال کو باریک کیا جاوے۔ اگر چھال کو سکھا اور
پیسکر باریک کر لیا جاوے۔ تو لعاب آور اور بلغم خارج کرنے والے خواص
کے بحیثیت میں اپیکاکوانہا نام کی انگریزی دوائی کا کام خاصہ دے سکتا ہے
۳ سے ۵ رتی تک کی خوراکوں میں اپیکاک کی بجائے بھی بلا خوف وخطر
استعمال کی جاسکتی ہے۔ حالانکہ عموماً اس سے دوچند خوراک کی ضرورت
ہوتی ہے۔ ہمراہ افیون یہ چھال کا پوڈر بازاری ڈوور پوڈر کا کام خاصہ دیتا ہے
کہتے ہیں اسکو پانی اور ہو سنلج میں ملا دیا کرتے ہیں۔ یرقان۔
بعض نے مریض کو کبھی یہ ہمراہ مرچ سیاہ دن میں دو دفعہ دیا جاوے
اگر اس کو دو ماشہ بیج کے ہمراہ آدھ سیر لسی کے ساتھ یرقان کے مریض
کو دیا جاوے تو یرقان ایک ہفتہ میں کافور ہو جاتا ہے پیسی ہوئی جڑ
کی چھال کو آتشک کے مریض تمباکو کی طرح پیا بھی کرتے ہیں جس سے
بہت فائدہ ہوتا ہے۔

آک کے پتے بھی علاوہ مرض اور ہیٹ کے بڑھ جانے میں مفید ہوتے ہیں
اس مطلب کے لئے ان میں تھوڑی نمک ملا کر ان کو بند برتنوں میں بھون
لیتے ہیں۔ اور جو راکھ پیدا ہوتی ہے۔ اسے ہمراہ لسی کے مریض کو دیتے
ہیں۔ آک کے پتوں کا عرق ایک سے لیکر پانچ بوندوں کی خوراک میں
اگر نوبت کے بخار میں ایسے وقت دیا جاوے جبکہ بخار اترا ہوا ہو۔

تو کہا جاتا ہے۔ کہ لرزہ اور بخار ہر دو کو کونین سے بھی زیادہ مکمل طور
پر روک دیتا ہے۔ سوکھے پتوں کا پوڈر ناسور پر دھوڑا کرتے ہیں جس سے
وہ جلد راضی ہو جاتا ہے۔ تیل میں ملا کر اس پوڈر سے مرہم بنایا کرتے ہیں
جو کہنہ پھوڑوں اور ناسور کے لئے مفید ہوتی ہے۔

آک کے پھول (خاصکر ڈوڈیاں) ہاضم۔ مقوی باہ اور مقوی معدہ
ہوتے ہیں۔ یہ کھانسی۔ نزلہ۔ دمہ۔ بھوک کی کمی اور ہیضہ میں دئیے جاتے
ہیں۔ سوکھی ہوئی ڈوڈیاں نصف رتی سے ایک رتی تک کی خوراکوں میں
ہمراہ کھانڈ جذام۔ دوم درجہ کے آتشک اور سوزاک میں دی جاتی ہے
ان کے ساتھ خوراک دودھ کی ہونی ضروری ہے۔ (۱) آک کے پھول
کے اندر کی ڈوڈیاں (تازہ ہی) (۲) ادرک (۳) کالی مرچ اور (۴) کالا
نمک۔ ہر چہار ہموزن لو۔ اور سب کو باریک کر کے علیحدہ تھوڑے سے
پانی میں تھوڑی سی ہینگ گھول کر اس کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں
بناؤ۔ اور سایہ میں خشک کرو۔

ہیضہ کے مریض کو جونہی یقین ہو۔ کہ یہ ہیضہ ہے۔ تھوڑے تھوڑے
عرصہ بعد ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسنے کو دو۔

ڈھاک کے فوائد ڈھاک ایک عام اور مشہور پودا ہے۔ بند کشاہ جو
ایک لاعلاج مرض خیال کیا جاتا ہے۔ ڈھاک کی کونپلوں کے استعمال
سے اکثر علاج پذیر ہو جاتا ہے۔ اس کے پتے کی خاک اور تھوڑا سا
سلیمانی نمک ملا کر چاٹنا کھانسی کو مفید ہے۔ یہ بھوک پیدا کرتا ہے

پھوڑے پھنسیوں ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ قولنج بواسیر اور پیٹ کے کیڑوں کو فائدہ کرتا ہے۔ باؤگولے اور دستوں کی زیادتی کو نافع ہے قوت باہ زیادہ کرتا ہے۔ ڈھاک کے پھول کو ٹیسو کہتے ہیں شروع گرمیوں میں جب ڈھاک پھولتا ہے۔ تو جنگل میں بڑی رونق ہوجاتی ہے۔ ہر ایک درخت پر اس قدر پھولوں کے گچھے لگتے ہیں۔ کہ ہر ایک شاخ ایک گلدستہ معلوم ہوتی ہے۔ پسو ان پھولوں پر عاشق ہیں۔ اگر ٹیسو کے دو تین بڑے بڑے گچھے لاکر کمرے میں رکھدیئے جائیں۔ تو اس کمرے کے تمام پسو اُن پھولوں میں آجاتے ہیں۔ اور ایک دن کے بعد ان پھولوں کو جلادیا جائے۔ تو پسوؤں سے چھٹکارا ہوجاتا ہے ان پھولوں کو جوش دیا جائے۔ تو ایک قسم کا رنگ نکلتا ہے۔ اسمیں رنگ کر اگر کپڑا پہنا جائے۔ تو یرقان کو دفع کرتا ہے۔ ہولی کے زمانہ میں ٹیسو کا رنگ نکال کر ایک دوسرے پر ڈالا کرتے ہیں۔ یہ بڑا مفید ہوتا ہے مگر اب جب سے طرح طرح کے رنگ جاری ہوگئے ہیں۔ تو اُن کی پوچھ کم ہوگئی ہے۔ اور بجائے اس کے اب طرح طرح کے رنگوں سے ہولی کھیلتے ہیں۔ جو اس قدر مفید نہیں ہے۔ ڈھاک کا پھول عموماً زردی مائل ہوتا ہے۔ لیکن سنا جاتا ہے۔ کہ بالکل سفید بھی ہوتا ہے۔ سفید پھول کے ڈھاک کو پرانے زمانے کے سونا بنانے والے بہت تلاش کیا کرتے ہیں۔ اگر مثانہ میں درد ہو۔ اور فوطوں پر ورم تو اس کے پھولوں کو جوش دیکر باندھنا اور جوشاندہ سے سلینک کرنا نفع

دیتا ہے۔ رُکا ہوا پیشاب کھل جاتا ہے۔ اس کا خیساندہ سوزاک اور
جریان کو فائدہ کرتا ہے۔ جس زمانہ میں مصنوعی نیل نہ تھا۔ اور ہندستان
میں نیل کی کاشت کی جاتی تھی۔ اور اس کی تجارت زوروں پر تھی۔
تو نیل بنانے کے کارخانے بھی بے حد کھل گئے تھے۔ اس کام کے لیے
ڈھاک کا گوند بہت کام میں لایا جاتا تھا۔ ڈھاک کے گوند کو چینیا گوند
بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ جو دیکھنے میں بڑا
خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ گوند نکالنے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ ڈھاک کے درخت
کو کلہاڑی سے گود دیتے ہیں۔ اس طریق سے صرف ڈھاک کی پوست میں
زخم ہو جاتے ہیں۔ اُن زخموں سے جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ باہر آ کر جم
جاتی ہے۔ جو کئی دن بعد کھرچ لی جاتی ہے۔ یہی چینیا گوند کہتے ہیں۔
یہ ادویہ میں بہت کارآمد ہے۔ یونانی حکیم اس کو دوسرے درجہ میں
گرم بتاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ خشک ہے۔ کھانسی و تپ دق
کو مفید ہے۔ ہلتا ہوا دانتوں کو بند کرتا ہے۔ تھوک میں خون آنے
اور کسی مقام سے خون جاری ہونے کو روکتا ہے۔ گردہ و رحم کو
قوت دیتا ہے۔ بواسیر کو دور کرتا ہے۔ جریان منی کو مفید ہے۔ بعض
و قابض ہے۔ سودا و بلغم کو کم کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کا قاتل ہے
بیان کرتے ہیں کہ سنگ مثانہ کو کھو دیتا ہے۔ خروج مقعد کی بیماری کو زائل
کر دیتا ہے۔ یہ بہت ہی مرکب ادویات میں شامل کیا
جاتا ہے جن کا تذکرہ یہاں لکھنا مضمون کو طویل کر دے گا۔ اس

وجہ سے مختصر حال لکھا جاتا ہے۔ ذائقہ اس گوند کا بکھٹا بکھٹا ہوتا ہے۔ اگر
مویشی کے منہ و کھر آجانے یا پک جانے کا کیسا سخت مرض ہے۔ اگر اس
گوند کو پانی میں ملا کر بیمار مویشی کی زبان و کھر دھو دئے جائیں۔ تو مرض بہت
جلد دور ہو جاتا ہے۔ لاکھ جو بہت قیمتی چیز ہے جسکو ایک قسم کے بہت
چھوٹے چھوٹے کیڑے بناتے ہیں۔ جو پیپل۔ بیری۔ آم۔ ببول کے درختوں
سے حاصل کی جاتی ہے۔ اب لوگوں نے لاکھ کی کاشت کا طریقہ ایجاد کر
لیا ہے۔ اور وہ ان کیڑوں کو ڈھاک کے درختوں پر لگا دیتے ہیں۔ ڈھاک سے
جو لاکھ پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ بہت سرخ اور عمدہ ہوتا ہے۔ یہ کام بہت
نفع بخش ہوتا ہے۔ بنیالہ کے قریب ضلع کھیری میں لاکھ کی کاشت ڈھاک
کے جنگلوں میں کی جاتی ہے۔ جس سے لاکھوں روپے کی آمدنی ہوتی
ہے۔ اس کا طریقہ کاشت بیان کرنے کو زیادہ لکھنے کی ضرورت ہے جو
کبھی پھر لکھا جائے گا۔ ڈھاک کی لکڑی مکانات میں نہیں لگائی ہوتی ہے
کیونکہ نرم ہونے کی وجہ سے اس کو کیڑا جلد کھا جاتا ہے۔ جلانے کے کام
میں لگائی جاتی ہے۔ اس کا کوئلہ اچھی قیمت پاتا ہے۔ ہندوؤں کے ہاں
جب رسم شادی ادا کی جاتی۔ اور دولہن دولہا آگ کے گرد چکر لگاتے ہیں
جن کو پھیرے کہا جاتا ہے۔ اس مبارک موقع پر ڈھاک کی لکڑیاں جلائی
جاتی ہیں۔ اس کی جڑ کی جا گھس جو کنوئیں میں ڈالی جاتی ہے۔ عمدہ بنا
کرتی ہے۔ پرانے ڈھاک کے درخت میں گنگھبورا سے لگتا ہے۔ یہ ڈھاک [illegible]
میں رہنے کی وجہ سے سرخ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو [illegible]

سبز پتے میں لپیٹ کر سکھا لیا جائے۔ اور پیسکر خوب باریک کر کے شیشی
میں رکھ لیا جائے۔ اور اسکی ہلاس ایک چاول کی مقدار میں مصروع یعنی مرگی
والے کو سونگھائی جائے۔ تو سات دن کے استعمال سے یہ لاعلاج مرض
نابود ہو جاتا ہے۔ ڈھاک کی خشک لکڑی میں جو گنڈار پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ یہ بھی بڑے
کام کی چیز ہے۔ اس سے قوت باہ کی گولیاں بنائی جاتی ہیں۔ ان کے بنانے
کی ترکیب نہایت سادہ ہے۔ ایک ڈھاک کی گنڈار اور ۱۵ کالی مرچیں پیس کر ۲۰
گولیاں بنا لو۔ اور مریض کو سوتے وقت ایک گولی نگلا کر آدھ سیر بکری کا دودھ
پلا دو۔ پندرہ روز بعد مرض دفع ہو جائے گا۔ مگر گولیاں سایہ میں خشک کی جائیں۔
ڈھاک کے تخم کو پلاس پاپڑہ کہتے ہیں۔ اس کا روغن نکالا جاتا ہے۔ جو بطور طلا
کے مایوس العلاج مریضوں کے لئے بڑا مفید ہے۔ پلاس پاپڑہ کا تیل پارہ کو
قائم النار کر دیتا ہے۔ ڈھاک کی لکڑیاں جل جانے کے بعد جو خاک رہ جاتی ہے
وہ دھاتوں کی صفائی اور کشتہ بنانے میں بڑی کارآمد ہے۔ ڈھاک کی راکھ کو کپڑے
میں چھان کر استعمال کرنا چاہئے۔ ہرتال۔ گندھک۔ شنگرف کی صفائی اور
کشتہ ڈھاک کی راکھ میں ہو سکتا ہے۔ پانچ سیر ڈھاک کی چھنی ہوئی راکھ ناند میں
یا چوڑے منہ کے مٹی کے برتن میں اس طریقے سے بھری جائے۔ کہ آدھی راکھ
برتن میں ڈال کر ایک تولہ شنگرف کی ڈلی مٹی کے دو پیالوں کے درمیان رکھ کر
اوپر سے دبا دبا کر بھر دی جائے۔ اور اس برتن کو چولھے پر چڑھا کر نیچے نرم نرم
آگ جلائی جائے۔ یعنی آگ دس بتی کے برابر ہو۔ ہر وقت اس برتن کی نگرانی
کی جائے۔ اگر راکھ میں کسی جگہ دھواں اٹھتا دکھائی دے۔ تو تھوڑی سی اور

راکھ ڈال کر وہ ہوا رک دیا جائے۔ اتنی دیر آگ جلائی جائے۔ کہ راکھ اس قدر
گرم ہو جائے۔ کہ اگر اس پر گیہوں کے دانے ڈال کر دیکھے جائیں۔ تو وہ بھن
جائیں۔ اس کے بعد برتن کو چولہے پر سے اتار دیا جائے اور سرد ہونے کے بعد
دیکھا جائے۔ تو گندھک اور ہڑتال کا تصفیہ نہایت اعلے درجہ کا ہو گیا ہو گا۔ گندھک
سفید قائم النار ہو جائے گی۔ شنگرف کا کشتہ اگر ایک آنچ میں نہ ہو۔ تو ہمت نہ
ہاریں۔ دوسری اور تیسری آنچ دیں۔ تین آنچوں میں ضرور کشتہ ہو جائے گا۔
اس راکھ میں پارہ کو قائم النار کر سکتے ہیں۔ پارہ مصفا ایک تولہ چاندی کی ڈبیہ میں
مندرجہ بالا طریقے سے راکھ میں رکھکر آنچ دینی چاہیے۔ پارہ تین مرتبہ میں قائم النار
ہو جائیگا۔ ڈھاک کے ہر جزو میں گندھک قائم النار موجود ہے۔ جو بذریعہ عمل
کیمیائی نکالی جا سکتی ہے۔ اور یہ سارے کرشمے قائم النار گندھک کے ہیں۔
ڈھاک کی ایک قسم ہے۔ جس کی بیل چلتی ہے۔ اور وہ کمپنی باغ بنارس میں دیکھا
گیا ہے۔ اسکا ہر جزو معمولی ڈھاک سے کارآمد ہے۔ ڈھاک کی جڑ بڑی عمدہ چیز
ہے۔ اس کو نکال کر کوٹتے ہیں۔ تو اس کے لمبے لمبے ریشے علیحدہ ہو جاتے ہیں
جس سے چھپر باندھے جاتے ہیں۔ اور رسیاں بٹی جاتی ہیں۔ اس میں یہ نقص
ضرور ہے۔ کہ کسی قدر کرخت ہوتی ہے۔ لیکن کیمیائی عمل سے یہ دور ہو سکتی
ہے۔ اور اس کے بعد ان ریشوں سے کپڑا بنا جاتا ہے۔
اگر کاغذ بنانے میں ڈھاک کی جڑ استعمال کی جائے۔ تو نہایت عمدہ کاغذ
بن سکتا ہے۔ اور وہ جڑیں جنکو زمین اپنے سینے سے لگائے ہوئے صدہا سال
سے پڑی ہے۔ ہندوستانی باشندوں کو مالا مال کر سکتی ہے۔ ڈھاک کی جڑیں

تانبہ کا کشتہ ہو جاتا ہے۔ کشتہ جس دھات کا کیا جائے۔ اس کے بہت پتلے ورق بنانے
کا بڑا ضروری کام ہے۔ سونے چاندی اور قلعی کے ورق تو بازاروں میں بنے بنائے مل
سکتے ہیں۔ کشتے بنانے کے شوقین اس بات کو یاد رکھیں کہ سب سے زیادہ بھید کی
بات اس فن میں یہ ہے۔ کہ ورقوں سے کشتہ تیار کیا جائے۔ تو بہت آسانی سے بن
جایا کرتا ہے۔ جبکہ موٹے پترے اور ڈلی میں کئی آنچ دینے سے کشتہ نہیں ہوتا۔ اور
عامل مایوس ہو کر بنانے والے شخص کو برا بھلا کہہ کر اپنے شکستہ دل کی تسلی کرنے
لگتا ہے۔ حالانکہ اس سادی ترکیب پر اگر عمل کیا جائے۔ تو کامیابی نصیب ہو سکتی
ہے۔ تانبے کے ورق بنے ہوئے تو نہیں مل سکتے ہیں۔ البتہ تانبہ کے پترے جن پر
سفید قلعی ہوتی ہے۔ مل جاتے ہیں۔ جن کو مفلس عورتوں کی چوڑیوں پر لگاتے
ہیں۔ اور جڑیے نگوں کے نیچے چمک پیدا کرنے کو لگایا کرتے ہیں۔ ان پتروں سے
پتلے بنانا مشکل کام ہے۔ ان کا تانبہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ صرف ضرورت یہ ہے
کہ ان کی قلعی یا تو ریگ مال سے رگڑ کر اتار دی جائے۔ یا آگ میں تپا کر جب یہ پتر
صاف ہو جائیں۔ تو ان کے برابر سون مکھی ڈھاک کی جڑ کے عرق میں پیسی جائے
اور ان پتروں پر دونوں طرف اس کا لیپ کر دیا جائے۔ پھر اس کو گل حکمت کر کے
پانچ سیر اپلوں کی آگ دی جائے۔ تو ایک ہی آنچ میں کشتہ ہو جائے گا۔ اگر
سون مکھی کا لیپ نہ کیا جائے۔ تو تین آنچ دینی ہوں گی۔ [illegible] گت [illegible]
میں بہت مفید ہے۔ ڈھاک کی جڑ کا عرق نکال کر اسمیں گیہوں بھگو دئے جائیں
تین دن کے بعد ان گیہوں کو [illegible] جائے۔ اور آٹا پیس کر اسکا
[illegible] جائے [illegible] ضعف باہ [illegible] کے لئے نافع ہے۔

ڈہاک کی جڑ کو جلا کر اسکی پانچ سیر خاک حاصل کر لی جائے۔ تو اس سے بذریعہ
کیمیائی عمل کے قائم النار گندھک حاصل ہو سکتی ہے۔ جو اعمال کیمیا میں بہت
کار آمد ہے۔ اور ادویات بھی استعمال کی جاتی ہے

کچلا اور اس کی تاثیر

اس کو خانق الکلب حب الغراب اذاراقی
اور انگریزی میں نکس وامیکا کہتے ہیں۔ اس کی کئی قسمیں ہیں بعض تو نرملی
ہیں۔ اور بعض میں بالکل زہر نہیں ہے نرملی کو بھی اس قسم میں داخل کیا جاتا
ہے اور پیپتا بھی اسی قسم سے خیال کیا گیا ہے۔ نرملی میں سمیت بالکل نہیں
ہے۔ بلکہ وہ میلے اور خراب پانی کو صاف و شفاف کر دیتی ہے۔

کچلا کے خواص

کچلا کا درخت ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ مدور
اور چپٹا۔ قطر ۱/۲ انچہ سے ایک انچہ ہوتا ہے۔ اور دبازت ۱/۴ انچہ۔ کنارے گول
ہوتے ہیں۔ اس کے ایک جانب سطح پر ناف کی مانند داغ ہوتا ہے۔ رنگ باہر
سے خاکی چھوٹے چھوٹے ریشمی رونگٹوں سے چمکدار معلوم ہوتا ہے۔ مغز اندر
سے نیم شفاف جانور کے سینگ کی مانند ذائقہ نہایت تلخ مگر بو کسی قسم کی نہیں
ہوتی۔ اور اس کے خواص زہریلے ہیں۔ مدت دراز سے جانوروں کے ہلاک
کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ خصوصاً کتے کے لئے بڑا ہی قاتل زہر ثابت ہو چکا
ہے۔ حکیم محمد حسین صاحب مولف مخزن الادویہ لکھتے ہیں۔ کہ تمام دم دار جانوروں
کے لئے زہر قاتل ہے۔ اگرچہ کچلہ کی معجونیں و گولیاں وغیرہ، قرابادینوں وغیرہ
میں لکھی ہوئی ہیں۔ مگر یونانی طبیب جہاں تک ہو سکتا ہے۔ سمی ادویہ کا بہت
استعمال کرتے تھے۔ اور یہ بات یونانی طبیبوں کی

کے علاج سے خواہ مریض کا مرض اچھا ہو۔ مگر دوا کی وجہ سے زور بھی نہیں پکڑتا جبکہ مغربی طریق علاج سے صرف ذراسی دوا کی مقدار زیادہ ہو جانے سے مریض ہلاک ہو سکتے ہیں۔ کیوں کہ ان دونوں قسموں کے علاج میں زہریلی وجماتاتی ادویات زیادہ استعمال کی جاتی ہیں بسنہ ۱۸۱۶ء تک ڈاکٹر لوگ بھی اِس کو دوا میں استعمال نہیں کرتے تھے۔ مگر جب سے اِس کے اجزء علیحدہ کر لئے گئے ہیں۔ اِس وقت سے اس کا جزو اسٹرکنیا بہت ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

وراس کی ترکیب کیمیائی عمل سے اِس کے دو جزو دریافت کیے گئے ہیں۔ ایک اسٹرکنابن دوسرا بروسین اور یہ دونو قوی زہر ہیں۔ اِس وجہ سے انکا اثر دافع بدبو کرم کش ہے۔ مگر یونانی طبیب پھوڑوں وسلوں وغیرہ پر اِس کا ضماد پکنے کے لئے کراتے ہیں۔ دہوبی اُس پانی کے کنارے پر جو میلا ہو۔ کچلا کو پتھر پر گھسکر پانی میں ملا دیتے ہیں۔ تو اس سے پانی بالکل صاف ہو جاتا ہے انگریزی شفاخانوں میں کچلے کے بہت سے مرکب اِستعمال کئے جاتے ہیں۔ مگر اِس کا اِستعمال نہایت اِحتیاط سے کیا جاتا ہے۔ یونانی حکیم بھی اِس کو مدبر کر کے چاول کی طرح کاٹ کر بنا لیتے ہیں۔ اور اکثر مریضوں پر اِستعمال کرتے ہیں۔ اگر کچلے کا استعمال احتیاط سے نہ کیا جائے تو بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جس سے عام گھبراہٹ وعضلات میں بے ارادہ حرکات تشنج عسر البلع تنگی سینہ وغیرہ کی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ خدا کی پناہ گھبراہٹ کی جو حالت ہوتی ہے کہ ایک دم چین نہیں پڑتا۔ کبھی مریض اٹھتا ہے۔ بیٹھتا ہے۔ کھڑا ہوتا ہے ہے۔ کہ قابو میں نہیں آتی۔ زہریلی مقدار میں کھا لینے سے سخت

تشنجی حرکات شروع ہو جاتی ہے۔ جو مریض کو بہت جلد تھکا دیتی ہیں عضلات تنفس کے تشنج سے دم بند ہو جاتا ہے۔ دماغی حالت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہاں نخاع کی مرکزی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ اور قوت حس بھی ایسی تیز ہو جاتی ہے۔ کہ خفیف سی آواز یا چمکارا ہاتھ لگانا یہاں تک کہ ہوا کے جھوکے سے فوراً تشنجی حرکات شروع ہو جاتی ہیں

کچلے کے فوائد اب کچلے کے فوائد ملاحظہ کیجیئے۔ تلخ ہونے کی وجہ سے مقوی معدہ ہے شدید امراض کے بعد جو ضعف ہو جاتا ہے۔ طاقت واپس لانے کے لیئے بڑا مفید ہے۔ معدہ کی شورش و بد ہضمی و جلن کی شکایات میں کچلا کا استعمال قبل از غذا بہت نفع دیتا ہے چونکہ یہ نظام عصبی میں پہنچ کر اسجگہ جمع رہتا ہے۔ اور دیر میں خارج ہوتا ہے۔ اس وجہ سے تمام اعصاب اور ارواح کو طاقت بخشتا ہے۔ قوت حس۔ قوت بینائی اور قوت شہوانی میں تیزی کرتے ہے بلکہ بعض اوقات بیحد زیادتی کر دیتا ہے۔ فالج۔ استرخا۔ رعشہ۔ مرگی۔ دمہ کھانسی کے لئے نہایت اعلیٰ قسم کی دوا ہے میرا تجربہ تو اس کی بات یہ ہے۔ کہ اگر اعتیاطاً سے استعمال کیا جاوے۔ تو ہزاروں دوا ایک طرف اور کچلا اکیلا ایک طرف مقابلہ کر سکتا ہے۔ میں نے بہت سے مریضوں پر کچلا مدبر فولاد خرا طینی رطا۔ پر طاؤ سی ہموزن کی گولیاں بقدر ایک چاول بنا کر استعمال کرنا مفید ثابت ہوتا ہے

کو کر بھنگرا یہ ایک خود رو پودا ہے۔ اکثر شروع برسات میں اگتا ہے اور چار ٹل میں پورے قد کا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں تخم بھی موسم سرما ہی میں پختہ ہوتا ہے۔ اور گرمیوں میں خشک ہو جاتا ہے۔ عام طور پر لوگ اس کو بوٹی

بے قدری سے دیکھتے ہیں۔ اس میں خاص قسم کی تیز بو ہوتی ہے۔ جو شخص اس
کی بو ایک مرتبہ سونگھ لے۔ وہ جب کبھی اس بو کو سونگھے گا۔ فوراً پہچان لے گا۔
اس میں جراثیم کے مار ڈالنے کی اعلیٰ درجے کی طاقت ہے۔ اس میں تمباکو کی
طرح کا نشہ بھی ہے۔ گویہ تمباکو کا چھوٹا بھائی ہے۔ مگر اس کے فوائد تمباکو کا
چھوٹا بھائی ہے۔ مگر اس کے فوائد تمباکو سے بدرجہا عمدہ ہیں۔ ابرک کیسی سخت
چیز ہے۔ ہزار دفعہ آگ میں رکھو۔ مگر جلتی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ریڈیم بھی اس
کو جلا نہیں سکتی۔ اگرچہ لوگ اس کا کشتہ شورہ وغیرہ لاگ سے کئی کئی آنچ دیکر
بنا لیتے ہیں۔ مگر گوکرھنگرا ابرک کو بغیر آگ کے خاک بنا ڈالتا ہے۔ اس کی ترکیب
یہ ہے۔ کہ ایک پتہ گوکرھنگرے کا لیکر ابرک کے دو انگشت مربع ٹکڑے کو ہاتھ
سے ملیں۔ ایک منٹ کے اندر ابرک خاک کی مانند اس پتہ کے ساتھ مل جائے گی۔
زخموں کے اندمال اور بدبو کے دور کرنے میں گوکرھنگرا ایڈوفارم سے بھی زیادہ مفید
ہے۔ حالانکہ ایڈوفارم ایک نہایت قیمتی دوا ہے۔ جس کا نرخ عموماً تیرہ روپیہ فی پونڈ
سے لے کر پندرہ روپیہ فی پونڈ تک ہوتا ہے۔ اور اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ اگر بند شیشی
نہ خریدی جائے۔ تو خالص ایڈوفارم مشکل سے ملتا ہے۔ کیونکہ گندھک جو ایک
سستی چیز ہے۔ وہ اس میں نہایت آسانی سے مل جاتی ہے جس کا شناخت
کرنا آسان کام نہیں ہے۔ ایڈوفارم کی بو نہایت ناگوار ہے۔ اور اس کا ہر جگہ
دستیاب ہونا ایک مشکل امر ہے۔ مگر گوکرھنگرا قدرت کی فیاضی ہے۔ ہر جگہ
دستیاب ہو جاتا ہے اور یہ ہماری لاپرواہی و بدقسمتی ہے۔ کہ اس سے
فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ آتشک کے زخموں کے لئے

ایڈوفارم کا مرہم اور دس کا بورک الیسڈ کے ساتھ ملاکر خشک چھڑکنا نہایت مفید ہے۔ مگر
کوکربھنگرے کے عرق کا لگانا بھی ایڈوفارم سے کچھ کم مفید ہیں۔ اس کے استعمال کا یہ
طریقہ ہے۔ کہ کوکربھنگرے کے ایک چھٹانک پتے لیکر ایک سیر پانی میں جوش کرلو۔ اور اس
پانی سے آتشک کے زخموں یا دوسری قسم کے خراب زخموں کو دن میں دو دفعہ دہو
ڈالو اور دہونے کے بعد تازہ تازہ عرق کوکربھنگرا پتوں سے نکال کر زخموں پر لگادو
امید ہے۔ کہ بہت جلد زخم مندمل ہو جائیں گے۔ چنونے یا چینچنے ذکرم معاء جو ایک قسم کے
باریک کیڑے ہوتے ہیں۔ اور عموماً بچوں کے پاخانے کے مقام پر پڑ جاتے ہیں۔
جنکی وجہ سے بچہ سخت بیمار ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کا علاج نہ کیا جائے۔ تو بہت
سے بچے اس مرض میں مرجاتے ہیں۔ لیکن اگر کوکربھنگرے کا پتہ مل کر رکھدیا جائے
تو چنونے فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ناک میں کیڑے پڑجانے کا کیسا سخت مرض ہے
مگر یہی کوکربھنگرا اس کا علاج ہے۔ روزمرہ چند قطرہ کوکربھنگرے کے عرق کے ناک
میں ڈالے جائیں۔ چند روز میں بالکل آرام ہو جائے گا۔ درد گوش میں اس کا عرق
نیم گرم کان میں ڈالنا نہایت مفید ہے۔ بواسیر کیسا سخت اور لاعلاج مرض ہے
کہ اپریشن کرانے کے بعد بھی عود کرآتا ہے۔ کوکربھنگرا بواسیر کے لئے نہایت کارآمد
ثابت ہوا ہے۔ کوکربھنگرا دو حصہ اور تمباکو پینے کا ایک حصہ ان دونوں کو کوٹ
کر تولہ تولہ بھر کے قرص بنالو۔ اور مریض کو حقہ میں تمباکو کی طرح پلاؤ۔ ایک ہفتہ
میں آرام ہو جائے گا +

لیموں کے فوائد

لیموں کے پھول چار ماشہ دُہے ہوئے۔ اسبغول کا
چھلکا ہر ایک ایک۔ ایک ماشہ سفوف کرکے پانی سے پھانکیں۔ تو ہر قسم کا

اسہال آناً فاناً بند ہو جاتا ہے

لیموں کے پھول خشک ۔ کف دریا ۔ زردی کوڑی سوختہ ہرسہ ہموزن باریک کر کے بطور منجن استعمال کریں ۔ تو دانتوں کی میل دور ہو جاتی ہے ۔ اور مسوڑوں کا خون اور ورم رفع ہو جاتا ہے ۔

لیموں کے پتے پانی میں اُبال کر اس پانی کے سر دھونے سے سر کی خارش اور کھ کی بیماری دور ہو جاتی ہے ۔

لیموں کی جڑ کا چھلکا سنز کھٹی دہی میں رگڑ کر جسم پر لیپ کر کے دو گھنٹہ کے بعد نیم گرم پانی سے غسل کریں ۔ تو تمام جسم کی خارش اور پھنسی رفع ہو جاتی ہے ۔

لیموں کا رس ہاضمہ کے لئے بہت ہی مفید ہے ۔ گردے اور جگر کے تمام عوارض کو دور کرتا ہے ۔ معدہ کو درست کرتا ہے ۔ صفراوی مادہ دور کرنے میں لاثانی ہے ۔

لیموں کے چھلکے میں ایک عجیب المنفعت تیل ہوتا ہے ۔ بعض لوگ غلطی سے چھلکا اتار کر لیموں کا رس نکالتے ہیں ۔ لیکن لیموں کے چھلکے کو بھی ساتھ نچوڑنے سے نہ صرف ایک دلپسند خوشبودار ذائقہ ہو جاتا ہے ۔ بلکہ اس کے تیل میں انسان کی سستی دور کرنے کی بڑی خاصیت ہے ۔

ہیضہ کے ایام میں دو حصہ پانی اور ایک حصہ لیموں کا رس ملا کر صبح کے وقت ہر روز پئیں ۔ تو ہر قسم کے زہریلے (وبائی) اجرام ہلاک ہو جاتے ہیں ۔ یہی دوا گلے کی خراش اور ہر قسم کی صفراوی بدہضمی کے لئے اکسیر چیز ہے ۔ اگر مسوڑوں میں گوشت خورہ لگ گیا ہو ۔ تو لیموں کو گرم راکھ میں پکا کر ذرا ذرا سی کا رس نیم گرم چوسیں ۔ آن واحد میں مرض دور ہو جاتا ہے ۔

سر میں درد ہو۔ تو لیموں کی دو تین پھانکیں تیز چائے کے ایک پیالہ میں نچوڑ کر پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

ضعف جگر کے مریض صبح کے وقت نیم گرم پانی میں ایک یا دو لیموں نچوڑ کر پئیں تو سرطیہ آرام ہو جاتا ہے۔

بہت سے مرد اور عورتیں اپنا توند اور جسمانی وزن کم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہر روز صبح کے وقت قہوہ کی ایک پیالی میں دو تین لیموں نچوڑ کر پیا کریں۔ اس سے جسم ہلکا اور سڈول ہو جائیگا۔

دیسی مصری کا شربت کرکے ایک دو لیموں نچوڑ کر سکنجبین بنا کر پینے سے ہر قسم کی پیاس حلق کی سوزش اور جگر و معدہ کی گرمی دور ہو جاتی ہے۔ بخار کے مریض کو جبکے ہونٹ پیاس کی شدت سے بار بار خشک ہو جاتے ہیں۔ ایک ٹکہ عرق لیموں میں ۱ ماشہ گلیسرین ملا کر روئی سے ہونٹوں پر ملنے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

پانی کی ایک بالٹی گرم کرائیں۔ اور اس میں چار یا پانچ لیموں نچوڑ کر ایک گھنٹہ بھر برتن کو رکھ دیں۔ بعد ازاں غسل کرنے سے جسم کی تمام میل و گرد صاف ہو جاتی ہے اور مسامات کھل جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کا وبائی مادہ سرایت شدہ بھی دور ہو جاتا ہے پھر جلد کی خشکی ہٹانے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ ایسے پانی سے چند یوم غسل کریں۔ تو چہرہ کی خوبصورتی دو بالا ہو جاتا ہے۔

چند لیموں کسی برتن میں ڈال کر اس میں اگر پانی بھر دیا جائے۔ اور برتن کو کسی سرد مقام پر پڑا رہنے دیں تو عرصہ دراز تک تازہ رہ سکتے ہیں۔

اگر لیموں کو کاٹنے یا نچوڑنے سے پہلے ذرا سا بیلنگ دیا جائے تو اس میں

نگتا عرق نکلتا ہے۔

دہونے سے پہلے کپڑوں کو ابالنے لگیں۔ تو اس پانی میں لیموں کا ٹکڑا ڈالدینے سے سفید کپڑے، برف جیسے سفید ہو جاتے ہیں

مُنہ ہاتھ دہونے کی جگہ ایک کٹا ہوا لیموں کا نصف ٹکڑا رکھ چھوڑنا چاہئے اس پر صابون ملکر اسے بطور اسفنج استعمال کرو۔ اس سے نہ صرف جلد سفید ہو جائیگی۔ بلکہ جھریاں بھی نہ پڑیں گی اور چھائیاں بھی دُور ہو جائیں گی۔

کپڑے پر سیاہی کے داغ ہو۔ تو اس جگہ لیموں کا رس نچوڑ کر ایک چٹکی نمک ڈالدو اس سے داغ دُور ہو جائیگا۔

گلا دکھتا ہو۔ تو عرق لیموں شہد میں ملاکر استعمال کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے ایک گلاس پانی میں چھوٹا سا لیموں نچوڑ کر تھوڑا سا کاربونیٹ آف سوڈا ملادیا جائے تو اس سے طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ اور قبض کی شکایت دُور ہو جاتی ہے۔ کھانا کھانے سے پہلے پیا جائے تو بہتر ہے۔

مرض بکڑوی میں جس میں ہاتھ پاؤں پھول اور اینٹھ جاتے ہیں۔ ایک چھوٹا چمچہ عرق لیموں کھانڈ ملاکر گاہ بگاہ پیتے رہنا چاہئے۔

لیموں کے عرق میں چونکہ تیزاب بہت ہوتا ہے۔ اس لئے لیموں کھانا یا اس کا عرق پانی میں ملائے بغیر پینا مضر ہے۔ اسکے اندر کھانڈ ضرور ملا لینی چاہئے یا کسی دوسری دوائی وغیرہ میں ڈال کر پینا چاہئے؛

لیموں کا صابون بنانیکا یہ سہل طریقہ ہے۔ کہ کسی اچھے سے صابون کی ایک ٹکیہ لیکر اُسے چھیل چھیل کر اُن ٹکڑوں میں ایک اونس عرق لیموں ملادو چند قطرے

خالص پوڈی کلون کے ملا دو۔ اِس مرکب کو سانچوں میں بھر کر خشک کر لو۔ اور بوقت ضرورت اِستعمال کرو۔

سردی یا زکام ابتدائی حالت میں ہو۔ تو اس کا بہترین علاج یہ ہے۔ کہ گرم لمونیڈ گھونٹ گھونٹ کر کے پیا جائے جتنا گرم برداشت ہو سکے۔ اچھا ہے۔

بچے لیموں کی مٹھائی بہت پسند کرتے ہیں۔ اسکے تیار کرنے کا سہل طریقہ یہ ہے بتیس تولہ شکر میں اڑھائی چھٹانک پانی صرف ایک چٹکی کریم آف ٹارٹار ملا دو اور چمچہ بھر ٹارٹرک ایسڈ ڈال دو۔ تھوڑا لیموں کا ست تیار رکھو۔ اور پھر کھانڈ۔ پانی۔ کریم آف ٹارٹار ملا کر جوش دو اور ذائقہ کے مطابق لیموں کا ست ملا دو۔

اِس مرکب کو ایک چپڑی ہوئی سل یا پلیٹ پر ڈالدو۔ اُس پر ٹارٹرک ایسڈ چھڑک دو جبوقت یہ مرکب سرد ہونے لگے۔ اُسکے مناسب ٹکڑے کاٹ لو۔ اِن ٹکڑوں پر باریک شکر لگا کر خشک کر لو۔ اِن ٹکڑوں کو اس قسم کے بکس میں بند کر کے رکھو جسمیں ہوا داخل نہ ہو سکے۔

جو لوگ دودھ پسند نہیں کرتے۔ ذیل کا شربت یقیناً پسند کرینگے دس چھٹانک اُبلتے ہوئے پانی میں بتیس تولہ شکر ملا دو۔ اُس میں مناسب ذائقہ عرق لیموں اور دس چھٹانک سرد دودھ ڈالو اور کام میں لاؤ۔

گل عباس

ہندوستان میں ہر جگہ گل عباس کا درخت ہوتا ہے۔ اور سب لوگ اسکو اچھی طرح پہچانتے ہیں سب درختوں میں پتی اور ٹہنی وغیرہ ایکسی شکل کی ہوتی ہے لیکن پھول چار یا پانچ رنگ کے ہوتے ہیں۔ زیادہ تر اِن کا رنگ لال ہوتا ہے چنانچہ اس طرح کی سُرخی کو عباسی رنگ کہتے ہیں۔

دوسرے رنگ بالکل ناپید نہیں ہیں۔ لیکن کمیاب ضرور ہیں۔ جیسے بالکل زرد
یا بالکل سفید۔ زرد پھولوں میں سرخ دھاریاں یا دھبے اور سفید پھولوں میں سرخ
عباسی دھاریاں یا دھبے ہوتے ہیں۔ اِس کا بیج کالی مرچ سے ملتا جلتا ہے
لیکن کچھ لانبا زیادہ ہوتا ہے۔ بالکل گول نہیں ہوتا۔

اِختلاج قلب جسکو ہندی میں دھڑکا کہتے ہیں۔ بُرا مرض ہے۔ لیکن اگر
پرانے گل عباس کے درخت کی جڑ جو موٹی اور بے ریشہ ہو۔ بقدر ضرورت زمین
سے کھود کر دھوئی جائے۔ اور جوش دیکر جب شکر قند کی طرح گل جائے تو نیچے
لکھی ہوئی ترکیب سے اِستعمال کرے۔ تو ایک چلہ میں یہ مرض جاتا رہے گا۔ اور
طاقت بھی آجائے گی۔ جوش دی ہوئی جڑ کو ٹھنڈا کرکے پانی پھینک دے۔ اور
اِس کا چھلکا اور بھیتری ریشہ علیحدہ کرکے جڑ کے مغز کو جو کوب کرکے اُس کے
برابر مصری جو کوب ملالے پاؤ گھنٹہ کے بعد اِس کو سل بٹے پر مہین سُرمہ کی طرح
پیس ڈالے۔ مغز کے وزن سے دوگنا شہد ملاکر چینی کے مرتبان میں رکھ لے اور
ہر روز سویرے دو تولہ اِسکو اگر ہو سکے۔ تو گائے کے دُودھ ورنہ پانی میں گھول
کر پی لیا کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ اور کھانے میں ڈال
کر ایک چھٹانک گھی صبح کو اور ایک چھٹانک شام کو ضرور کھایا جائے۔ یہ دوا اور
گھی برابر چالیس روز کھانا چاہئے۔ گھی کھانا نہایت ضروری ہے

گل عباس کی جڑ کا حلوہ پُرانے درخت کی جڑ ایک پاؤ۔ دودھ ایک سیر
شکر تری ڈیڑھ پاؤ سے بنتا ہے۔ جڑ کو اُوپر لکھی ہوئی ترکیب سے پانی میں جوش
دیکر چھلکا اور ریشہ الگ کرکے مل کر شکر قند کی کھیر کی طرح دُودھ میں پکالی

جلائے۔ جب کھیر کی طرح جمنے کے قابل ہوجائے۔ تو ٹھنڈا کر کے رکھ چھوڑیں
اور صبح ڈیڑھ چھٹانک روز استعمال کریں۔ یہ دوا کی دوا ہے۔ اور غذا بھی ہے
اس کے استعمال سے جسم میں طاقت زیادہ ہوتی ہے۔

گل عباس کے درخت کی کھیر بھی بنتی ہے۔ ترکیب یہ ہے۔ کہ جڑھ کو جیسا
اوپر بیان ہوا ہے۔ جوش دیکر اور صاف کر کے پاؤ بھر گھی میں بھون کر ایک سیر
شکر ہم وزن میں پکالے اور گاجر کے حلوے کی طرح تیار ہونے پر اتار
کر رکھ چھوڑے۔ روزانہ جس قدر ضرورت ہو کھائے۔

سالن کے لئے جب تک تر جڑ ملتی رہے۔ اس کا استعمال کرنا چاہئے
ورنہ مٹی صاف کر کے پھانکیں بنا کر سوکھا لی جائیں۔ سوکھی ہوئی جڑھ
کو پکانے سے دو تین گھنٹے پہلے پانی میں بھگو دے۔ اور اس کے بعد کام
میں لائے۔ ترکیب یہ ہے۔ کہ خشک یا تر جڑ صاف کی ہوئی ایک چھٹانک
پاؤ بھر بکری کے گوشت کے لئے کافی ہے۔ لیکن یہ گوشت گردن یا سینہ کا ہونا
چاہئے۔ گھی کم سے کم ایک چھٹانک ڈالنا چاہئے۔ پکانے کے لئے
جس طرح دوسری ترکاری پکائی جاتی ہے۔ اسی طرح سے پکا لیا
جائے۔ اور دن میں ایک وقت یا دونوں وقت کھانے پر جب تک دل
چاہے۔ کھائے جائے۔ بہت مفید اور طاقت بخش ہے۔

گل عباس کے تخم کا چھلکا پھوڑ کر اس کی گری سوا پاؤ ہم وزن مصری
ملا کر باریک سرمہ کی طرح پیس کر ایک ایک تولہ کی پڑیاں بنائی جاتی ہیں۔
صبح کو ایک پڑیا گائے یا بکری کے دودھ کے ساتھ بلحاظ موسم حسب برداشت

دو مہینے تک استعمال کرنے سے بعض امراض سوداوی کو فائدہ ہوتا ہے۔

گل عباس کی جڑ مصفیٔ خون بھی ہے۔ ویدک اور یونانی طب والے اس پر متفق ہیں۔ کہ بہت دنوں کی پرانی گل عباسی کی جڑ رکھی ہوئی خاصیت میں چوب چینی کے برابر ہو جاتی ہے۔ اگر طبیب دواؤں کی طرح اس پر توجہ کرے۔ اور اس کا عرق کھینچا جائے۔ تو مفید ہے۔

اُوپر یہ لکھ دیا گیا ہے۔ اور پھر لکھا جاتا ہے۔ کہ جس طرح گل عباس کی جڑ کو جوش دیکر صاف کرنے کو لکھا ہے۔ اسی طرح کرنا چاہیئے برسات کے بعد کاتک میں مسہل لیکر جاڑوں میں اُوپر دئے ہوئے نسخوں کا استعمال کرنا چاہیئے

گل عباس کی جڑ۔ تخم اور برگ ان سب کے استعمال میں گھی کھانا ضروری ہے۔ ورنہ بجائے نفع کے دل میں جلن وغیرہ کچھ نقصان محسوس ہو گا۔

سناء مکی

دوسرے درجہ کے آخری حصّہ میں گرم اور اوّل درجہ میں خشک ہے۔ اور بلغم اور سودا اور صفرا اور اخلاط سوختہ کا مسہل ہے۔ اور دماغ کی مفتّی ہے۔ اور صرع اور شقیقہ اور جنون اور صداع کہنہ و درد و ضیق النفس و قولنج و عرق النساء و نقرس و تشنج و عضل و داء الثعلب و داء الحیہ اور حکہ اور جرب اور بثور کہنہ اور اوجاع مفاصل بلغمی و صفراوی مخلوط باہم اور تمام امراض سوداوی کو نافع ہے۔

ہ است۔ کہ سناء مکی درسایۂ خشک کردہ سعوف
رم کہ چہار ماشہ ویاشد۔ اگر کسے باشہد ہموزن کردہ وقتِ
ہر آفت بلغم وسینہ فرو نشاند وکثافت شکم را دور کند۔ (۲)
اگر سیاہ ہموزن کردہ وقتِ خفتن بخورد۔ اعضارا قوی کند (۳)
اگر کسے با سکہ ما گاؤ ہموزن بخورد۔ دماغ را تر وتازہ کند۔ خشکی دہن درد
ور کند (۴) اگر کسے با روغن مادہ گاؤ بخورد۔ وچند روزہ ت کند
ہمہ زحمتے آنچہ کہ باشد دور شود (۵) اگر کسے با دوغ مادہ گاؤ ہموزن کردہ
بخورد۔ سستی جسم و اغے کہ باشد دور کند (۶) اگر کسے با شیر مادہ گاؤ یا
جغرات ہموزن کردہ بخورد۔ ہر زہریکہ دادہ باشد مضرت نکند وکثافت شکم
دور کند (۷) اگر کسے با شیر شتر یعنی اونٹ بخورد۔ دائم عیش وراحت یابد۔
اگر زن خورد باکرہ گردد (۸) اگر کسے با شیر گوسفند بخورد از حد قوت دہد۔
اگر کسے با خرما بخورد۔ ہرگز در گرسنگی ہلاک نشود۔ و دائم فرحت باشد (۱۰)
اگر کسے با شیرہ انار بخورد۔ دائم سینہ صفا و درد دور کند۔ و ہیچ کثافت و
کدورت حائل نشود (۱۱) اگر کسے با شیرہ لیموں بخورد۔ صفائی سینہ واشتہا
غالب گردد۔ ہرچہ بخورد ہضم شود (۱۲) اگر کسے با شیرہ بھنگرہ بخورد۔ قوت را
قوی کند و موئے سفید نخواہند برآورد (۱۳) اگر کسے با کوفتہ بخورد
بلغم نشود۔ دائم سینہ وچشم صاف گردد۔ (۱۴) اگر کسے با شیرہ انگور خشک
بخورد۔ روئے او دائم پر نور باشد تا عمر زیست کم نگردد (۱۵) اگر کسے با
ادک بخورد۔ تپ کہنہ وجدید درد سینہ وبدان دور شود (۱۶) اگر

رکے باشیر و لیموں قدرے بخورد۔ کرم شکم دور باشند و ضعیفی بدن دفع گردد (۱۷) اگر کسے با آب برنج یا بہ آب گرم بخورد۔ ہر درد ے گوش و چشم دفع گردد۔ و ہزد ی دور باشد۔ و قوت بسیار شود۔ (۱۸) اگر کسے باشیرہ خیار بخورد۔ سنگ مثانہ و دفع گردد (۱۹) اگر کسے با پوست انار و پوست کنار ہر سہ راہموزن کردہ بخورد۔ عارضہ شکم و پیچیدگی و ضعف کہ در شکم باشد بیروں افتد (۲۰) اگر کسے را دمہ باشد یک درم سنا مکی۔ نیم درم فلفل دراز یکدرم نمک سنگ۔ چہار درم شہد خالص امیختہ صبح شام بخورد۔ پرہیز کند۔ دمہ دفع شود۔

پان اس کو تنبول اور ناگول بھی کہتے ہیں۔ یہ دریا پار پر کثرت سے ہوتا ہے۔ اور اس کی چھ قسمیں ہیں۔ بنگلہ۔ بنارسی۔ سانچی۔ دساوری زیادہ مشہور اور مقبول ہیں۔ دساوری معتدل اور بنگلہ کا مزاج اول درجہ گرم اور دوم درجہ خشک ہے۔ بنگلہ پان کا استعمال کا موسم سرما ہے۔ باقی ہر موسم میں ہوتے ہیں۔

مفرح دل۔ دافع رنج و وحشت خفقان ہے طاقت قلب ناتواں یعنی روئے نوجوان ہے۔ منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ دل کو فرحت بخشتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ بدن کو قوت پہنچاتا ہے۔ دانتوں کی جڑھوں کے خون کو روکتا ہے۔ دانتوں مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ از اور گلے کی خراش کو صاف۔ کھانسی۔ زکام اور نزلہ کو از حد مفید۔ دل جگر و دماغ و قوت حافظہ و فہم کو قوی کرتا ہے۔ مسام و سدہ کھولتا

ہے۔ جھوٹی پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ غرضیکہ پان کھانے سے بھوکے کو تسلّی۔ پیٹ بھرے کو بھوک۔ مُنہ ستھرا۔ زبان پاک۔ دانت صاف ہونٹ سرخ۔ طبیعت شاد۔ چہرہ بشاش۔ درد و حسرت دُور۔ گرد کلفت کافور۔ روح تازہ۔

پان کا زیادہ استعمال جگر کی قوت کو گھٹاتا۔ دماغ کو چکر میں لاتا آنکھوں میں چکاچوندی پیدا کرتا۔ اور دانتوں کی جبڑوں کو کمزور کردیتا ہے۔ ❊

تصانیف میاں سلطان احمد وجودی

ایم۔آر۔اے۔ایس (لنڈن)

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
اللہ داد گداگری	ایک روپیہ	اخلاقی کہانیاں	۱۲/
خلیل بیتی	ایک روپیہ	اُستانی کی کہانیاں	۱۲/
خانہ بربادی	ایک روپیہ	دادا کی موت	۱۰/
آئینہ جذبات	ایک روپیہ	اسلامی پردہ	۱۴/
راز و نیاز	ایک روپیہ	گھر کی حکومت	۱/
سوز و ساز	ایک روپیہ	حیوان نما انسان	۱/
مرغی والا	۸/	پاؤں کے نیچے جنت	۱/
چرخی والا	۸/	زندگی کی جنگ	۱/
کملی والا	۸/	بیوی کے نام پہلا خط	۱/
ندلفوں والا	۸/	" " " دوسرا "	۱/
آخری سہارا	۸/	" " " تیسرا "	۱/
چڑیا گھر	۴/	" " " چوتھا "	۱/
پرچی والا	۴/	آزادی کی جنگ	۱۰/
میونسپل کمشنر	۲/	اسلام اور غلامی	۱۰/

ہندوستان کی آزادی

اب ہر ایک ہندوستانی محسوس کرتا ہے۔ کہ ہندوستان کو آزادی کی ضرورت ہے۔ اور یہ کہ واقعی سوراج ہندوستانیوں کا پیدائشی حق ہے۔

ہر ایک ہندوستانی غلامی کی زنجیروں کو توڑ پھینکنے کی فکر میں ہے۔ اور ہندوستان کو آزاد دیکھنا چاہتا ہے۔

کیا آپ ہندوستان میں بستے ہیں؟

کیا آپ ہندوستانی کہلاتے ہیں؟

کیا آپ ہندوستان کی خاک سے پیدا ہوئے ہیں؟

کیا آپ کو ہندوستان سے محبت ہے؟

اگر آپ کا ان سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو سوچئے آپ نے آجتک اپنی حکومت حاصل کرنے کے لئے کیا کوشش کی؟

میاں سلطان احمد وجودی ایم آر اے ایس (لندن) نے ایک چھوٹی سی کتاب گھر کی حکومت لکھکر ہر ایک اس ہندوستانی کے لئے ایک کام مہیا کر دیا ہے جو ملک کے لئے جیل میں نہیں جا سکتا۔ تکلیفیں برداشت نہیں کر سکتا۔ اور آزادی کی جنگ میں کوئی مشکل خدمت سرانجام نہیں دے سکتا۔

آپکو غور کرنا چاہئے کہ اگر ہندوستان آج ہی آزاد ہو جائے تو کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟ گھر کی حکومت ایک ایسی کتاب ہے جو آپ کو اپنی اصلاح کی طرف مائل کریگی۔ اس کا مطالعہ ہر ایک ہندوستانی کیلئے ضروری ہے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف ۱ر

اپنے روپیہ کو کوئیں میں ڈالدینا

اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ آپ پیشہ ور بھیک مانگنے والوں کو کچھ دیں

انسداد گداگری

مصنفہ

میاں سلطان احمد وجودی ایم آر اے ایس (لندن)

بغیر ضرورت بھیک مانگنے اور بھیک دینے کو روکنے کی بہترین کتاب ہے

اس میں آیات قرآنی۔ احادیث نبوی۔ علماء کرام اور صوفیائے عظام حکماء اور مشاہیر
کے اقوال اور تاریخی واقعات سے بھیک مانگنے کی برائیاں ظاہر کی ہیں۔ اور زکوٰۃ
خیرات اور صدقات کا صحیح مصرف بیان کرکے بغیر ضرورت بھیک مانگنے اور دینے کو
روکنے کے مفصل طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ معزز اہل الرائے حضرات اور اسلامی اخبارات
نے اسے بہت پسند فرمایا ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کو اس کے مطالعہ کی سفارش کی
ہے۔ اس مضمون پر ایسی جامع اور مفید کتاب آپکو اور کہیں نہ ملیگی۔ لکھائی چھپائی
دیدہ زیب اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا لگایا گیا ہے۔ اس کتاب کا ہندوستان کی کئی
ایک زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے قیمت صرف ایکروپیہ علاوہ محصولڈاک۔

مینیجر نظامیہ بک ڈپو بٹالہ (پنجاب) سے طلب فرمائیے